اللہ نور السمٰوات والارض

باب دوم

معارج العرفان فی فضائل منار الرحمان

مؤلفہ

زبدۃ الاطبا الکرام جناب حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب دامت معالیہ

باہتمام سید محمد طاہر رضا

مطبع نور الاحمد الٰہ آباد میں زیور طبع سے آراستہ ہوا

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی تقدس عن مماثلة مکوناته وتنزه عن مشابهة مصوراته
لیس له فیما ابتدع مجانسة ولا له فیما اخترع مشابهة بان من الاشیاء
قدرة وبانت الاشیاء منه خلقة ومنها قال الله الواحد الاحد المتعال
لیس کمثله شیء فلا تضربوا لله الامثال - والصلوة والسلام علی اعاظم
مخلوقاته واکارم مصنوعاته محمد نبیه وعلی ولیه وعترتهما حججه
علی بریته وخلفائه فی خلیقته خصهم الله لنفسه فی القدم
وانشاهم لذاته من العدم جعلهم سترا وحجابا بینه وبین کل شیء
وافترض طاعتهم وولایتهم علی کل شیء خلقهم من نور عظمته و
جلاله وبراهم من سناء عزه وکماله فهولاء نور السموات والارضین
ومقامات رب العالمین جعلهم خزائن علمه وحکمته و

معادن سرہ و وحیہ ومصادر کلماتہ وآیاتہ ومظاہر قدراتہ ومعجزاتہ ظاہرھم بشریۃ وباطنھم لاھوتیۃ ینسب طاعتھم وعصیانھم الی ذاتہ واقامہم مقام نفسہ لانہ لایُریٰ ولایعرف و لایدرک ولایوصف فلولاھم ماعرف اللہ ولولاھم ماعبد اللہ یجری اللہ امرہ کیف یشاء فیما یشاء ولایسئل عما یفعل وھم یسئلون۔

امابعد حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ

(سورۂ نور آیہ ۳۶)

جسکا زبان فارسی مین یون ترجمہ کیا گیا ہے۔ خدا روشنی آسمانہا و زمین است۔ و مثل نور او مانند روزنۂ فانوسی کہ در آنست چراغی افروختہ۔ کہ آن چراغ در قندیل بلوری باشد۔ و آن قندیل گویا ستارہ ایست درخشان چون چراغ افروختہ شدہ است از درخت بابرکت زیتون کہ نہ از جانب شرق است و نہ از جانب غرب۔ نزدیک است کہ روغن آن روشنی دہد و اگر نرسد او را آتش۔ نور یست بر نور۔ کہ راہ نماید خدا بروشنی او ہر کرا میخواہد۔ و بیان میکند خدا داستانہا برای مردمان۔ و خدا بہر چیزی داناست۔ (از قرآن مطبوعہ طہران)

اور زبان اُردو مین یہہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانونکا اور زمین کا۔

مثال نور اوسکے کی مانند طاق کے ہے کہ بیچ اوسکے چراغ ہو، اور چراغ بیچ قندیل شیشہ کے، اور وہ قندیل گویا کہ وہ تارہ ہے چمکتا، روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے نہ مشرق کیطرف ہے، اور نہ مغرب کیطرف، نزدیک ہے کہ تیل اوسکا روشن ہو جائے اور اگرچہ نہ لگے اوسکو آگ، روشنی اوپر روشنی کے، راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنے نور کے جسکو چاہتا ہے، اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگونکے، اور اللہ ساتھہ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔

(از قرآن مترجمہ مولوی رفیع الدین صاحب)

اِس آیۂ نور مین موضوع بحث یہہ امر ہے کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مین لفظ نور سے عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی مراد ہے یا سوائے اللہ کے کوئی اور شئے۔ اگر کسی شیعۂ اثناعشری کا یہہ اعتقاد ہو کہ معاذاللہ عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی نور ہے تو ہم اسبات کے کہنے پر مجبور ہین کہ وہ شخص صرف اپنے ہی مذہب کے مسائل توحید اور تفسیر قرآن سے بے بہرہ نہین ہے بلکہ ہمارے سُنّی بھائیون کے الٰہیات اور تفسیرونسے بھی جاہل ہے۔ اور اگر جاہل نہین ہے اور اوسنے فریقین کے الٰہیات اور تفسیرونکی کتابین مطالعہ کی ہین تو پھر یقیناً وہ شیعۂ اثناعشری نہین ہے بلکہ یا **مانویہ** ہے جو باری تعالیٰ عزاسمہ کو نور اعظم جانتے ہین یا **مجسمہ** ہے جو تمام الفاظ قرآن کے لغوی معنون کو محکم اور صحیح سمجھکر باری تعالیٰ عزاسمہ کیلیئے صورت اور اعضاء اور مثالین تجویز کرتے ہین۔ بہرحال یہہ اعتقاد اوسکا کہ عین ذات باری تعالیٰ

عزاسمہ کی نور ہے عقلاً اور نقلاً بالکل لغو اور فاسد ہے ۔
اول اِسلیے کہ نور وہ ہے جو بذاتہ ظاہر ہوا ور لغیرہ مُظہر ہو یعنی خود دکھائی دیتا ہو اور دوسری چیزونکو دکہلاتا ہو ۔ لیکن اللہ نہ خود دکھائی دیتا ہے اور نہ چمک کے دوسری چیزونکو دکھلاتا ہے لھذا حق سبحانہ تعالیٰ نور نہین ہے اگر اوسکی ذات نور ہوتی تو وہ بھی ہمکو نور کیطرح دکھائی دیتا اوسکی ذات مقدس اِس تعریف سے بالکل بری ہے ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ یعنی اوسکو آنکہین نہین پاتین اور وہ آنکھون کو پاتا ہے اور وہ باریک بین خبردار ہے ۔ (سورہ انعام آیہ ۱۰۳)
دوم اِسلیے کہ اگر نور عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی ہوتا تو واجب تھا کہ وہ بھی لازوال ہوتا کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ کیلیئے زوال ممتنع ہے مگر یہہ نور برس کے مہینون اور مہینونکے دنون اور دنونکے گھنٹون اور گھنٹون کے دقیقون مین زائل ہوتے ہوتے آخر کو اندھیر گھُپ ہو جاتا ہے لھذا نور حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات نہین ہو سکتا ۔
سوم اِسلیے کہ کوئی شئی متحرک کبھی قدیم نہین ہو سکتی ہر نقطہ پر اوسکے لیے حدوث ثابت ہے اور نور ایک دقیقہ مین ایک لاکھ نوّے ہزار میل حرکت کرتا ہے پس یہہ بھی حادث ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ قدیم ہے لھذا نور اوسکی عین ذات کبھی نہین ہو سکتا ۔
چہارم اِسلیے کہ ہر چیز تقسیم ہونیوالی اپنے وجود مین اپنے اجزا کی محتاج ہوتی ہے اِسلیے کہ جب تک اوسکے سب اجزا جمع نہونگے وہ چیز وہ چیز ہی نہین کہلائیگی

اور اوسکے اجزا اوسکے غیر ہین اسلیے کہ غیر نہوتے تو وہ چیز تقسیم نہوسکتی
اور جو چیز اپنے وجود مین غیر کی محتاج ہو وہ ممکن اور حادث ہے - اور
یہہ نور بداہۃً مختلف اللون شعاعون مین تقسیم اور تحلیل ہوجاتا ہے اور اپنے
وجود مین اپنے اجزا کا محتاج ہے لہذا یہہ بھی ممکن اور حادث بالغیر ہے
پس عین ذات واجب الوجود واحد حق سبحانہ تعالیٰ کی نہین ہوسکتا -
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (سورۂ اخلاص)
پنجم اسلیے کہ جتنے نور ہین سب متماثل ہین اور نص محکم قرآنی ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
شَيْءٌ یعنی مثل اوسکے کوئی چیز نہین پس دو حال سے خالی نہین یا تو باری تعالیٰ
عزاسمہ نور نہین ہے یا معاذ اللہ یہہ آیت قرآن باطل ہے -
لھذا حق سبحانہ تعالیٰ نور نھین ہے -
ششم اسلیے کہ اسی آیۂ نور کے پہلے فقرہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے
بعد ارشاد فرماتا ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ یعنی مثال اوسکے نور کی ایسی ہے
جیسے طاق - اور پھر فرماتا ہے يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یعنی جسکو چاہتا
ہے اللہ اپنے نور کیطرف ہدایت کرتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ نفس نور
اوسکی عین ذات نہین ہے بلکہ نور اوسکی طرف مضاف ہے اور مضاف
ہمیشہ مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے لھذا نور اور ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ اور ہے
ہفتم اسلئے کہ نص محکم قرآنی ہے فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ یعنی خدا کیلئے مثالین
نہ بیان کرو - ہمکو تو منع فرماتا ہے اور خود اپنی ذات مقدس کے لیے مشکوۃ اور
زجاجہ اور مصباح کی مثالین بیان کرتا ہے پس دو حال سے خالی نہین

یا تو نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ مین نور سے اوسکی عین ذات مراد نہین ہے بلکہ کوئی اور شئی مراد ہے جسکے لئے مثال اور تشبیہ دینا جائز ہے یا یہہ آیۂ محکم فَلَا تَضْرِبُوْا معاذ اللہ باطل ہے ۔ لہذا ذاتِ مقدسِ جنابِ باری عزاسمہ نفس نور نہین ہے ۔

ہشتم اسلیئے کہ خود حق سبحانہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰاتِ وَالنُّوْرَ یعنی جمیع حمد ایسے اللہ کیلئے ہے جس نے خلق کیا آسمانون اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرون اور نور کو (سورۂ انعام آیہ ۱) پس نور جو شئی مخلوق ہے کیونکر عین ذات خالق کی ہو سکتا ہے ۔ اور شئی حادث کو قدیم کہنا یا قدیم مین صفات حادث کے سمجھنا بالکل خلافِ عقل اور نقل ہے حادث قدیم نہین ہوسکتا کہان خالق کہان مخلوق کہان حادث کہان قدیم سُبْحٰانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ہ (سورۂ صافات آیہ ۱۸۰) یعنی پاک ہے رب تیرا پروردگارِ عزت اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین ۔

پس بحمد اللہ عقلاً اور نقلاً یہہ ثابت ہوگیا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ مین لفظ نور سے ہرگز ذات باری عزاسمہ مراد نہین ہے ۔ بلکہ سوائے ذات باری تعالی کچھ اور مراد ہے اور اسکی تاویل کیگئی ہے اور ظاہر معنی لغوی نور کے نہین لیئے گئے اور جب تاویل کیگئی تو یہہ آیت محکم نہوئی بلکہ متشابہ ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے خود اپنی کتاب کی کل آیتون کی دو قسمین کردی ہین ایک محکم اور دوسری متشابہ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰابَ مِنْهُ آیٰاتٌ مُحْكَمٰاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰابِ وَ

اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ (سورۂ آل عمران آیہ ۵) وہ ایسا ہے جسنے نازل کی تجھپر کتاب اوسمین آیات محکمات ہین کہ وہ سب اصل کتاب ہین اور دوسری متشابہین ہین ۔ اب یہہ جاننا چاہیئے کہ آیۂ محکم کس کو کہتے ہین اور متشابہ کسکو کہتے ہین ۔ تو امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین کہ قرآن مین محکم ہین اور متشابہ ہین پس محکم وہ آیت ہے جسکے معنی پر ایمان لاتا ہے اور عمل کرتا ہے اور اطاعت کرتا ہے اور متشابہ وہ آیت ہے جسکے معنی پر ایمان لاتا ہے اور عمل نہین کرتا ہے اسلیئے کہ خدا فرماتا ہے کہ متشابہ آیت پر وہی لوگ عمل کرتے ہین جنکے دلونمین کجی ہے اور اوسکے معنی گڑھ کر فتنہ بپا کرنا چاہتے ہین اور متشابہ آیت کی تاویل سوائے خدا کے اور راسخون فی العلم حضرات کے کوئی نہین جانتا ہے ۔

محمد بن الحسین عن وھیب بن حفص عن ابی عبدالله علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان القرآن فیہ محکم ومتشابہ فاما المحکم فیؤمن بہ ویعمل بہ ویدین بہ واما المتشابہ فیؤمن بہ ولا یعمل بہ وھو قول الله تبارک وتعالیٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ۔ (بحار الانوار از بصائر الدرجات باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن جلد ہفتم) پس اس تعریف کے مطابق جو امام علیہ السلام نے محکم اور متشابہ کی فرمائی ہے یہہ آیۂ نور ہمکو متشابہ معلوم ہوتا ہے اسلیئے کہ اسکے معنی مین کوئی حکم ایسا نہین ہے جسپر ہم عمل کرین مگر اسپر ایمان لانا لازم ہے کہ یہہ قرآن ہے اور کلام خدا ہے البتہ راسخون فی العلم اسکے معنی بہتر جانتے ہین گو یہہ تعریف محکم اور

متشابہ کے سمجھنے کے لئے کافی ہے تاہم اہل لغت اور مفسرین نے جو تعریف محکم
اور متشابہ کی کی ہے اوسکے ساتہہ بھی مطابق کرکے ہم دکھائے دیتے ہین کہ یہہ آیۂ
نور متشابہ ہے محکم نہین ہے ۔
اہل لغت محکم اوس لفظ کو کہتے ہین جسکے معنی مضبوط اور متقن یعنی ٹہیک ہون
کہ سوائے اوس ایک معنی کے دوسرے معنی سمجھ مین نہ آوین ۔ اور متشابہ اوس
لفظ کو کہتے ہین جسکے ٹہیک معنی سمجھ مین نہ آتے ہون اور کئی معنون کا شبہہ ہوتا
ہو پس اہل لغت کی تعریف کے مطابق بھی یہہ آیۂ نور متشابہ ہے اِسلئے کہ اِس
آیت کے پہلے فقرہ مین لفظ نور کئی معنی رکھتا ہے ۔ روشنی کو بھی کہتے ہین ۔
آشکارا کرنے والے کو بھی کہتے ہین ۔ ذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کہتے
ہین ۔ یہہ نہین معلوم ہوتا کہ یہان نور کے ٹہیک کونسے معنی ہین اِسیطرح اکثر
الفاظ اِس آیت کے متشابہ ہین ۔ (قاموس ۔ منتہی الارب)
اہل تفسیر محکم کا اطلاق اوس آیت پر کرتے ہین جسکے معنی کھُلے ہوئے ہون اور ہر
لغت جاننے والا اسے سمجھہ جائے ۔
اور اوس آیت پر کرتے ہین جو منسوخ یا مخصوص نہو یا وہ نسخ اور تخصیص
دونون سے محفوظ ہو ۔ اور اوس آیت پر بھی محکم کا اطلاق کرتے ہین جسکا
سیدھا بیان پیچیدگی سے خالی ہو ۔
اور اوس آیت پر بھی کرتے ہین جسکی تاویل مین ایک پہلو کے سوا دوسرا پہلو نہ نکلے
اور متشابہ اُن کل باتون مین محکم کے خلاف ہے (مجمع البحرین)
پس مفسرین کی تعریفات کے مطابق بھی یہہ آیۂ نور محکم نہین معلوم ہوتا بلکہ متشابہ

ہے اِسلئے کہ اِسکی تاویل مین کئی پہلو پیدا ہوتے ہین اور چونکہ اکثر الفاظ اِسکے چند معانی رکھتے ہین سمجھنے والے پر اسکے معنی روشن نہین ہوتے بلکہ مبہم رہتے ہین -

جب ہمکو حدیث سے اور لغت سے اور اقوال مفسرین سے معلوم ہوگیا کہ آیۂ نور متشابہ ہے اور ہمکو اِسکے ٹہیک معنی نہین معلوم ہوسکتے تو یہہ دیکہنا ہے کہ اِسکی ٹھیک تاویل کون جانتا ہے جس سے ہم اوسکو دریافت کرین اور سمجھین تو حق سبحانہ تعالیٰ اونہین متشابہ آیتون کی تاویل جاننے والون کو خود بتاتا ہے اور فرماتا ہے - کہ نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ اور راسخون فی العلم وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ - (آل عمران آیہ ۵)

پس معلوم ہوا کہ متشابہ آیتون کی تاویل جاننے والے دوٗ ہی ہین ایک اللہ دوسرے راسخون فی العلم پس لازم ہوا کہ ہم اِنہین دوٗ جاننے والون مین سے کسی ایک سے پوچھین - اللہ سے پوچھنے کی تو ہم قابلیت نہین رکھتے ہان شاید وہ لوگ پوچھہ سکین جنہون نے بلا واسطۂ مُحَمَّدٌ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خدا کو پہچان لیا ہے اِسلئے کہ جسطرح بلا واسطہ پہچان لیا ہے اوسی طرح بلا واسطہ پوچھہ بھی سکتے ہین اب رہے راسخون فی العلم تو یہہ دیکہنا ہے کہ وہ کون ہین - یون تو جسکا جی چاہے اپنے تئین راسخ فی العلم کہے یا سمجھے مگر شیعون کی حدیثین یہی بتاتی ہین کہ راسخون فی العلم صرف محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہین -

(۱) ابی عن ابی عمیر عن ابی اذینہ عن برید عن ابی جعفر علیہ السلامُ

قال ان رسول اللہ افضل الراسخین فی العلم فقد علم جمیع ما انزل اللہ علیہ من التنزیل والتاویل وما کان اللہ لینزل علیہ شیئا لم یعلمہ التاویل واوصیائہ من بعدہ یعلمون کلہ الحدیث ۔ (بحار الانوار باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن ۔ تفسیر علی بن ابراہیم قمی) امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین کہ افضل راسخون فی العلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین جوکچھ خدا نے اوس جناب پر تنزیل اور تاویل نازل فرمائی سبکو جانتے تھے اور خدا نے اون پر کوئی چیز نازل نہین کی جسکی تاویل نہ بتائی ہو اور اوس جناب کے بعد اونکے اوصیاء اون کل تنزیلون اور تاویلون کو جانتے ہین ۔

(۲) محمد بن احمد بن ثابت عن الحسن بن محمد بن سماعہ عن وہیب بن حفص عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان القران زاجر وآمر یامر بالجنۃ ویزجر عن النار وفیہ محکم و متشابہ فاما المحکم فیؤمن بہ ویعمل بہ ویدین بہ واما المتشابہ فیؤمن بہ ولا یعمل بہ وھو قول اللہ تعالیٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۔ والراسخون فی العلم آل محمد علیہم السلام ۔

(تفسیر علی بن ابراہیم ۔ بحار الانوار باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن) ابو بصیر لکھتے ہین کہ مین نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا ہے کہ وہ جناب ارشاد فرماتے تھے یہہ کہ قرآن باز رکھنے والا ہے اور حکم دینے والا ہے حکم دیتا

ہے طرف جنت کے اور باز رکھتا ہے جہنم سے اوسمین محکم ہے اور متشابہ ہے پس
محکم وہ ہے جس پر مومن ایمان لاتا ہے اور اوس پر عمل کرتا ہے اور اوسکی اطاعت
کرتا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ جس پر ایمان لاتا ہے اور عمل نہین کرتا اِسی لیے خدا
فرماتا ہے پس ایسے لوگ جنکے دلون مین کجی ہے پس پیروی کرتے ہین اوسکی جو
اوسمین متشابہ ہے فتنہ بپا کرنیکے لئے اور اوسکی تاویل گڑہنیکے لئے اور نہین
جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین (مومنین تاویل
راسخون فی العلم سے سنکر) کہتے ہین کہ جو کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے
ہم سب پر ایمان لائے ہین ۔ اور راسخون فی العلم آلِ محمد علیہم السلام ہین ۔
(۳) محمد بن احمد عن الاھوازی عن النضر عن ایوب بن الحُر و
عمران بن علی عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
نحن الرّاسخون فی العلم ونحن نعلم تأویلہ ۔ (بصائر الدرجات ۔
بحار الانوار ۔ باب انھم علیہم السلام اہل علم القرآن) امام جعفر صادق
علیہ السلام فرماتے ہین کہ راسخون فی العلم ہم ہین اور ہم اوسکی تاویل
جانتے ہین ۔

خلاصہ اِس تمام بیان کا یہہ ہوا کہ آیۂ نور متشابہ ہے اور متشابہ کی تاویل نہین جانتا
مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور راسخون فی العلم نہین ہین مگر محمد و آل محمد علیہم
الصلوٰۃ والسلام پس متشابہ کی تاویل نہین جانتے مگر محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم
اور ہم جاہلون کو خدا نے یہہ حکم دیا ہے فَاسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
(سورۂ انبیاء، آیہ ۷) یعنی اگر تم نہین جانتے ہو تو دین کی کتاب والون سے

پوچھو۔ پس ہمکو دیکھنا چاہیئے کہ اہل ذکر کون ہین تو ہماری حدیثین یہی کہتی ہین کہ اہل ذکر محمد و آل محمد علیہم الصلواۃ و السلام ہین۔

۱۔ ابن معروف عن حماد بن برید عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ قال الذکر القران ونحن اھلہ (بصائر الدرجات ۔ بحار الانوار ۔ باب انھم علیہم السلام اہل الذکر) امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیہ کی تفسیر مین فرمایا کہ ذکر قرآن ہے ۔ اور ہم اہل اوسکے ہین۔

۲۔ محمد بن الحسین ومحمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن ثعلبہ عن بعض اصحابنا عن محمد بن مروان عن الفضیل بن یسار عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ قال رسول اللہ واھلبیتہ ھم اھل الذکر وھم الائمۃ (بصائر الدرجات ۔ بحار الانوار باب انھم علیہم السلام اہل الذکر) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ اور اونکے اہلبیت اہل ذکر ہین اور وہ ائمہ ہین

۳۔ محمد بن العباس عن ابی عقدۃ عن احمد بن الحسین عن ابیہ عن الحسین بن مخارق عن ابی طریف عن ابن نباتہ عن امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ فی قولہ عز وجل فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ قال نحن اھل الذکر (کنز از تفسیر محمد بن عباس بحار الانوار باب انھم علیہم السلام اہل الذکر) جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہل ذکر ہین حاصل کلام یہہ ہوا کہ خدا ہم سے فرماتا ہے کہ جو تم نہ جانتے ہو وہ اہل ذکر سے پوچھو

اور آیات متشابہات کی تأویل ہم نہین جانتے تو لازم ہوا کہ ہم اونکو اہل ذکر سے
پوچھین اور حدیثون سے ثابت ہوا کہ اہل ذکر محمد و آل محمد علیہم السّلام ہین پس
چاہیئے کہ متشابہات کی تأویلین ہم اونہین سے پوچھین - اور جو کچھ وہ حضرات
تأویل ارشاد فرمائین اوس پر ایمان لائین اور حسبِ ارشاد حق سبحانہ تعالیٰ
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِندِ رَبِّنَا کے مصداق بنین - نہ یہہ کہ جو
کچھ محمد و آل محمد علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے تأویل فرمائی ہوا وسکو توپس
پشت ڈالدین اور اپنی من مانی تاویلین جو چاہین گڑھکر فَأَمَّا الَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ
مین داخل ہوجائین لھذا پہلے ہم اون تاویلون کو بیان کرتے ہین جو معصومین
علیہم السّلام سے وارد ہوئی ہین -

(۱) حدثنا حمید بن زیاد عن محمد بن حسین عن محمد بن یحییٰ
عن طلحة بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیه علیه السّلام فی هذه
الایة اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قال بدأ بنور نفسه مَثَلُ نُورِهِ
مثل هداه فی قلب المؤمن كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ جوف المؤمن و
القندیل قلبه والمصباح النور الذی جعله الله فیه يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ قال الشجرة المؤمن زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ علی
سواء الجبل لا غربیة ای لا شرق لها ولا شرقیة ای لا غرب لها اذا
طلعت الشمس طلعت علیها واذا غربت غربت علیها يَكَادُ زَيْتُهَا
يُضِيءُ یکاد النور الذی جعله الله فی قلبه یضیء وان لم یتکلم نُورٌ

عَلٰی نُوْرٍ فریضة وسُنّة علی سنّة یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ
قال یهدی الیه بفرائضه وسُننه من یّشاء وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ قال فهذا مثل ضربه اللّٰه للمؤمن قال فالمؤمن ینقلب فی
خمسةٍ من النور۔ مدخله نور۔ ومخرجه نور۔ وعلمه نور
وکلامه نور۔ ومصیره یوم القیمة الی الجنّة نور۔ قال الراوی
قلت لجعفر علیه السّلام انّهم یقولون مثل نور الرّب۔ قال
سبحان اللّٰه لیس للّٰه مثل اما قال فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ۔
(تفسیر صافی۔ تفسیر برہان۔ تفسیر علی بن ابراہیم۔ بحار الانوار ج ا۔
ص۱) ۔ امام محمد باقر علیہ السّلام سے امام جعفر صادق علیہ السّلام نے
اِس آیت کی یہہ تاویل بیان فرمائی ہے ۔
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ فرمایا کہ ابتدا کی خدا نے اپنے نفس کے نور سے۔
مَثَلُ نُوْرِهٖ۔ مثال ہے اوس ہدایت کی جو قلب مومن میں خدا نے وارد کی ہے۔
کَمِشْکٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ جوف یعنی سینہ مومن کا ہے اور قندیل اوسکا قلب ہے
اور مصباح وہ نور ہے جو خدا نے اوسمین روشن کیا ہے ۔
یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ۔ فرمایا کہ شجرہ مومن ہے ۔
زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ۔ کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر ہے لا غربیة
یعنی اوسکے لئے شرق نہین ہے لا شرقیة یعنی اوسکے لئے غرب نہین
ہے جب آفتاب طالع ہوا تو اوسی پر طالع ہوا اور جب غروب ہوا تو اوسی پر
غروب ہوا ۔

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْئُ ۔ قریب ہے کہ وہ نور جو خدا نے اوسکے قلب مین عطا کیا ہے چمکے اور اگرچہ وہ مومن کلام نکرے ۔
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ فرض اور سنت پر سنت ہے ۔
یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ فرمایا کہ جسکو چاہتا ہے اپنی جانب اپنے فرائض اور سنتون کے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے ۔
وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۔ فرمایا کہ یہہ مثال بیان کی ہے اللہ نے مومن کیلئے ۔ پس مومن پانچ نور و نمین منقلب ہوتا ہے ۔ مدخل اوسکا نور ہے ۔ مخرج اوسکا نور ہے ۔ علم اوسکا نور ہے ۔ کلام اوسکا نور ہے اور بازگشت اوسکی روز قیامت جانب جنت نور ہے ۔ راوی کھتا ہے کہ مین نے جعفر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ کھتے ہین کہ مثال نور رب کی ہے (یعنی خدا نے اپنی ذات کی یہہ مثال بیان کی ہے) فرمایا کہ سبحان اللہ خدا کے لیے کوئی مثال نہین ہے کیا اوسنے نہین فرمایا ۔ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۔ کہ خدا کیلئے مثالین نہ بیان کرو ۔
(۲) محمد بن یعقوب عن علی بن محمد عن سهل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن العباس بن هلال قال سئلت الرضا علیه السلام عن قول الله عز و جل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فقال هادٍ لاهل السموات وهادٍ لاهل الارض ۔ وفی روایة لبرقی هدی من فی السموات وهدی من فی الارض (غایة المرام از کافی ۔ عماد الاسلام ۔ تفسیر برہان از کتاب توحید صدوق و معانی الاخبار) عباس

بن ہلال نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ
سے کیا مراد ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہدایت کرنیوالا ہے اہل سمٰوات کی
اور اہل زمین کی (یعنی نور بمعنی ہدایت کنندہ ہے) اور برقی نے جو روایت کی
ہے اوسمیں بجائے ہادی کے لفظ ہدیٰ بصیغہ ماضی بیان کیا ہے۔

(۳) عن علی بن محمد عن علی بن العباس عن علی بن حماد عن
عمرو بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام۔ (الیٰ ان
قال ع) ۔ ثم ان رسول اللہ وضع العلم الذی کان عندہ عند الوصی و
ھو قول اللہ عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یقول انا ھادی
السمٰوات والارض مثل العلم الذی اعطیتہ وھو نوری الذی یھتدی
بہ مثل المشکوٰۃ فِیْهَا مِصْبَاحٌ فالمشکوٰۃ قلب محمد ص والمصباح
النور الذی فیہ العلم وقولہ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ یقول انی ارید
ان اقبضک فاجعل الذی عندک عند الوصی کما یجعل المصباح فی الزجاجۃ
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فاعلمھم فضل الوصی یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ
فاصل الشجرۃ المبارکۃ ابراھیم وھو قول اللہ عزوجل رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وھو قول اللہ عزوجل
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ذُرِّيَّةً
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ یقول
لستم بیھود فتصلوا قبل المغرب ولا نصاری فتصلوا قبل المشرق وانتم
علی ملۃ ابراھیم صلی اللہ علیہ وقد قال اللہ عزوجل مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ

نقوی ۱۰

يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وقوله عزوجل يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ يقول مثل اولادكم الذين يولدون منكم مثل الزيت الذي يعصر من الزيتون يكاد زيتها يضئ ولولم تمسسه نار نور على نور يهدى الله لنوره من يشاء يقول يكادون ان يتكلموا بالنبوة ولولم ينزل عليهم ملك (بحار الانوار ص۶۷ ج ۷ - غاية المرام از كافى روضه - تفسير صافى - تفسير برہان)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے (ایک حدیث طویل بیان فرمائی یہان تک کہ حضرت نے ارشاد فرمایا) کہ پھر جو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تہا وہ اونہون نے وصی کو سپرد کیا اور وہ قول ہے خدائے عزوجل کا -

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - فرماتا ہے کہ مین ہدایت کرنے والا ہون آسمانون کی اور زمین کی -

مَثَلُ نُوْرِهٖ - مثال ایسے علم کی ہے جو مین نے اوسکو (نبی کو) عطا کیا ہے اور وہ میرا ایسا نور ہے جسکے ذریعہ سے ہدایت کیجاتی ہے -

مَثَلُ الْمِشْكٰوةِ فِيْهَا مِصْبَاحٌ - پس مشکاۃ قلب محمدؐ ہے اور مصباح وہ نور ہے جو اونکے قلب مین علم ہے -

وقوله اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ - فرماتا ہے کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ تجھکو اوٹھالون پس جو کچھ تیرے پاس ہے وصی کے سپرد کردے جسطرح چراغ

قندیل مین رکہا جاتا ہے۔
کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ ۔ پس تبلادے اونکو (یعنی امت کو) فضیلت وصی کی
یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ ۔ پس اصل شجرہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور وہ قول
ہے خدائے عزوجل کا رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اور قول خدائے عزوجل کا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاھِیْمَ
وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔
لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۔ فرماتا ہے کہ نہ تم یہودی ہو کہ نماز پڑہتے ہو مغرب کی
طرف اور نہ نصرانی ہو کہ نماز پڑہتے ہو مشرق کی طرف اور ہو تم ملتِ ابراہیمؑ پر ۔
اور تحقیق کہ فرمایا خدائے عزوجل نے مَا کَانَ اِبْرَاھِیْمُ یَھُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّ
لٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وقولہ عزوجل
یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ
مَنْ یَّشَآءُ مثال ہے تمہاری ایسی اولاد کی جو تم سے پیدا ہوتی ہے مثال
ایسے روغن کی ہے جو زیتون سے نکالا جاتا ہے ۔ اور فرماتا ہے کہ قریب
ہے کہ کلام کرین ساتہہ نبوت کے (یعنی انبیاء کا کام کرین) اگرچہ اون پر
فرشتہ نازل نہو ۔

(۴) محمّد بن الحسین عن ابن سنان عن عمار بن مروان
عن المنخل عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قولہ تبارک وتعالےٰ
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ ۔ ھو محمد ص فِیْھَا مِصْبَاحٌ
وھو العلم اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ فزعم ان الزجاجۃ امیر المؤمنین ع

وعلم نبی اللہ عندہ (بحار الانوار۔ از بصائر الدرجات ۔ واختصاص مفید ۔ غایۃ المرام ۔ تفسیر برہان) امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ ۔ سے مراد جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔

فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ سے علم مراد ہے ۔

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۔ پس فرمایا کہ زجاجہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور علم نبی خدا کا اونکے پاس ہے ۔

(۵) جعفر بن محمد الفزاری معنعنا عن جابر وقال ابو جعفر بلغنا واللہ اعلم ان قول اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ فھو محمد ص كَمِشْكٰوةٍ ھو صدر نبی اللہ فِيْهَا مِصْبَاحٌ وھو العلم اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ فزعم ان الزجاجۃ امیر المؤمنین ع وعلم رسول اللہ عندہ واما قولہ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ قال لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ قال یکاد ذلک العلم ان یتکلم فیک قبل ان ینطق بہ الرجل وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ وزعم ان قولہ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ قال بیوت الانبیاء وبیت علی بن ابیطالب ع منھا ۔ (بحار الانوار ج ۷ ۔ از تفسیر فرات بن ابراہیم)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمکو (اپنے آبائے طاہرین سے) یہہ پہونچا ہے اور خدا بہتر جانتا ہے ۔

کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ ۔ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ۔

کَمِشْکٰوۃٍ ۔ سینۂ مبارک ہے نبی خدا کا ۔

فِیْهَا مِصْبَاحٌ ۔ علم ہے ۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ۔ پس فرمایا کہ بہ تحقیق زجاجہ امیرالمومنینؑ ہین اور علم رسول اللہ کا اونکے پاس ہے ۔

کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ

فرمایا کہ نہ یہودی ہین نہ نصرانی ۔

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ ۔ فرمایا قریب ہے کہ یہہ علم تیرے بابت گویا ہو قبل اِسکے کہ گویا کیا جائے ساتھہ اوسی علم کے مرد ۔ (آل محمد کا) اور فرمایا اون حضرت نے کہ قولِ خدا فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ سے مراد گھر ہین انبیآء کے اور اونہین مین سے علی بن ابیطالبؑ کا گھر ہے ۔

(٦) ابراھیم بن ھرون الھیثمی عن محمد بن احمد بن ابی الثلج عن الحسین بن ایوب عن محمد بن غالب عن علی بن الحسین عن الحسین بن ایوب عن الحسین بن سلیمان عن محمد بن مروان الذھلی عن الفضیل بن یسار قال قلت لابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ قال کذالک اللہ عزوجل قال قلت مَثَلُ نُوْرِهٖ قال لی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ قلت کَمِشْکٰوۃٍ قال صدر محمدؐ قلت فِیْهَا مِصْبَاحٌ قال فیہ نور العلم یعنی النبوۃ قلت اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ

قال علم رسول اللہ صدر الی قلب علیؑ قلت کَاَنَّهَا قال لا ای شیٔ تقرء کَاَنَّهَا قلت کیف جعلت فداک قال کَاَنَّهٗ کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ قلت یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ قال ذاک امیر المؤمنین علیؑ بن ابیطالب لا یہودی ولا نصرانی قلت یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ قال یکاد العلم یخرج من فم العالم من آل محمدؐ من قبل ان ینطق بہ قلت نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ قال الامام علی اثر الامام (تفسیر برہان - تفسیر صافی - غایۃ المرام - بحار الانوار از کتاب التوحید صدوق ومعانی الاخبار)

فضیل بن یسار نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اس آیہ کی تفسیر پوچھی تو فرمایا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - فرمایا کہ خدا ایسا ہی ہے -

مَثَلُ نُوْرِهٖ - محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں -

کَمِشْکٰوۃٍ - سینۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے -

فِیْهَا مِصْبَاحٌ - نور ہے اوس سینہ میں علم نبوت کا -

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ - علم رسولؐ خدا کا صادر ہوا طرف قلب علیؑ کے - راوی نے کَاَنَّهَا پڑہا تو فرمایا کہ تو کَاَنَّهَا کیون پڑہتا ہے عرض کی کہ فدا ہون پھر کیونکر فرمایا کَاَنَّهٗ کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ - یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ - امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ ہین کہ نہ یہودی ہین نہ نصرانی ہین -

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - قریب ہے کہ نکلے علم دہن عالم

آل محمدؑ سے قبل اسکے کہ وہ گویا کیا جائے اوسی علم سے۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ امام بعد امام کے ہے۔

(۷) فرات بن ابراهيم الكوفی معنعنا عن ابی جعفر محمد بن علیؑ فی قول الله تعالٰی مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ قال العلم فی صدر رسول الله فِیْ زُجَاجَةٍ قال الزجاجة صدر علی بن ابيطالبؑ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ قال نور العلم لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا يهودية ولا نصرانية يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ قال يكاد العالم من آل محمدؑ يتكلم بالعلم قبل ان يسئل عنه۔ (تفسیر برہان۔ بحار الانوار۔ از تفسیر فرات بن ابراہیم)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ سے مراد وہ علم ہے جو سینۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مین تھا۔

فِیْ زُجَاجَةٍ۔ سے مراد سینۂ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے۔

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ۔ سے مراد نور علم ہے۔

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ سے مراد یہہ ہے کہ نہ یہودی ہین نہ نصرانی ہین يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ سے مراد یہہ ہے کہ قریب ہے کہ عالم آل محمد گویا ہوساتہہ علم کے قبل اسکے کہ اوس سے

سوال کیا جائے۔

(۸) عن جابر بن یزید عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ صدر نبی اللہ منہ اَلْمِصْبَاحُ والمصباح هو العلم فِیْ زُجَاجَةٍ الزجاجه امیر المؤمنین ؑ وعلم نبی اللہ عندہ (تفسیر برہان)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ۔ سینہ ہے نبی خدا کا جسمیں مصباح ہے اور مصباح علم ہے۔
فِیْ زُجَاجَةٍ ۔ سے مراد امیر المؤمنین ہیں کہ علم نبی خدا کا اونکے پاس ہے۔

(۹) من دلائل الحمیری عن محمد الرقاشی قال کتبت الی ابی محمد علیہ السلام اسئالہ عن اَلْمِشْكٰوةِ فرجع الجواب اَلْمِشْكٰوةُ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ (بحار الانوار از کشف الیقین) امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ سے محمد رقاشی نے بذریعہ تحریر پوچھا کہ مشکوٰۃ سے کیا مراد ہے جواب آیا کہ مشکات قلب ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا۔

(۱۰) ابی عن عبد اللہ بن جندب عن الرضا علیہ السلام انہ کتب الیہ مثلنا فی کتاب اللہ کمثل اَلْمِشْكٰوةِ والمشکاۃ فی القندیل فنحن المشکاۃ فِيْهَا مِصْبَاحٌ المصباح محمد رسول اللہ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ من عنصرۃ الطاہرۃ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ ابراھیمیۃ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا

غَرْبِيَّةٍ لادعيه ولامنكرة يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ القرآن. نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ امام بعد امام يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ فالنور علی علیه السلام یهدی الله لولایتنا من احب - وحق علی الله ان یبعث ولینا مشرقا وجهه نیرا برهانه ظاهرة عند الله حجته وحق علی الله ان یجعل ولینا مع النبیین والصدقین والشهداء والصلحین وحسن اولئك رفیقا (تفسیر برہان - بحار الانوار تفسیر علی بن ابراہیم) امام رضا علیہ السلام نے عبداللہ بن جندب کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہماری مثال کتاب خدا میں مثل مشکوۃ کے ہے اور مشکوۃ قندیل میں ہو پس ہم مشکوۃ ہیں -

فِيهَا مِصْبَاحٌ - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں -

الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ - اوس جناب کے عناصر طاہرہ ہیں -

الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ - شجرہ طیبہ ابراہیم علیہ السلام ہے -

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ - سے یہہ مراد ہے کہ (معاذ اللہ) نہ دعوی کیے گئے ہیں نہ انکار کیے گئے ہیں -

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - قرآن ہے -

نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ - امام ہے بعد امام کے -

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ

شیٔ علیم۔ پس نور علی علیہ السلام ہین خدا ہماری ولایت کی ہدایت کرتا ہے
اوس شخص کو جسے دوست رکہتا ہے۔ اور خدا پر حق ہے کہ ہمارے دوست کو
باچہرۂ نورانی روشن برہان اور باحجت ظاہر برانگیختہ کرے اور حق ہے خدا پر
کہ ہمارے دوست کو انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صلحا ین داخل کرے اور
وہ خوب ہین از روے رفاقت کے۔

(۱۱) محمد بن العباس عن محمد بن جعفر الحسینی عن ادریس بن
زیاد الحناط عن ابی عبداللہ بن احمد بن عبداللہ الخراسانی عن
یزید بن ابراھیم ابی حبیب الناجی عن ابی عبداللہ ؑ عن ابیہ ؑ
عن علی بن الحسین علیہ السلام انہ قال مثلنا فی کتاب اللہ کمثل
المشکاۃ فنحن المشکاۃ والمشکوۃ الکوۃ فِیْهَا مِصْبَاحٌ وَالْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ
وَالزُّجَاجَةُ محمد ؐ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ قال علی
زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ نور القرآن یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ یہدی
لولایتنا من احب (غایۃ المرام۔ بحار الانوار از کنز تفسیر برہان)

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین کہ مثال ہماری کتاب خدا ین ایسی ہے
جیسے مشکاۃ پس ہم مشکوۃ ہین اور مشکات طاق ہے۔
فِیْهَا مِصْبَاحٌ اور اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ۔ زجاجہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ ہین۔
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ۔ علی علیہ السلام ہین۔

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ - نور قرآن ہے -
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ - ہدایت کرتا ہے اللہ ہماری ولایت کی جسکو دوست رکہتا ہے -

(۱۲) غایۃ المرام مین اور بحار الانوار ص۶۵ ج ۷ مین تفسیر فرات بن ابراہیم سے اور ص۲۲۳ ج ۷ مین علل الشرایع سے بروایت حسین بن عبداللہ بن جندب ایک طولانی حدیث نقل کی ہے مین اوس حدیث سے صرف تفسیر آیۂ نور نقل کرتا ہون اگر پوری حدیث دیکہنی ہے تو اصل کتاب مین دیکہیے حضرت امام رضا علیہ السلام جواب خط مین تحریر فرماتے ہین -

مثلنا فی کتاب اللہ کمثل المشکاۃ والمشکاۃ فی القندیل فنحن الْمِشْكٰوةُ فِيْهَا مِصْبَاحٌ المصباح محمد رسول اللہ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ من عنصرۃ الطاہرۃ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا دعیۃ ولا منکرۃ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نور القرآن نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ - فالنُّوْرُ عَلِيٌّ يَهْدِي اللہ لولایتنا من احب الحدیث -

مثال ہماری کتاب خدا مین مانند مشکاۃ کے ہے اور مشکاۃ قندیل مین ہے پس ہم مشکوۃ ہین -

فِيهَا مِصْبَاحٌ ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں ۔
اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۔ اوس جناب کے عناصر طاہرہ ہیں ۔
كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ ۔ سے مراد یہ ہے کہ (معاذ اللہ) نہ ایسے ہیں کہ جنپر دعویٰ کیا گیا ہو نہ ایسے ہیں کہ جنسے انکار کیا گیا ہو ۔
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ نور قرآن ہے ۔
نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔ پس نور علی علیہ السّلام ہیں ہدایت کرتا ہے اللہ ہماری ولایت کی جسکو دوست رکہتا ہے ۔

(۱۳) محمد بن العباس قال حدثنا الحسين بن احمد عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن قال حدثنا اصحابنا ان اباالحسن عليه السلام كتب الى عبد الله بن جندب قال لى على بن الحسين عليه السلام ان مثلنا فى كتاب الله كمثل المشكاة والمشكاة فى القنديل فنحن المِشْكَاةُ فِيهَا مِصْبَاحٌ والمصباح محمدؐ اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ نحن الزجاجة يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ علىؑ زَيْتُونَةٍ معروفة لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لا منكرة ولا دعية يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نور القرآن نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ بان يهدى من احب

الی ولایتنا (غایۃ المرام ص۳۱۵ بحار الانوار از کنز ص۶ ج ۷ - تفسیر برہان)
امام رضا علیہ السلام نے عبداللہ بن جندب کو تحریر فرمایا کہ مثال ہماری قرآن مین مانند مشکاۃ کے ہے اور مشکاۃ قندیل مین ہے پس ہم مشکاۃ ہین -
فِیْهَا مِصْبَاحٌ - اور مصباح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین -
اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ - پس ہم زجاجہ ہین -
یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ - علی علیہ السلام ہین -
زَیْتُوْنَةٍ - معروف ہین (مجہول نہین ہین)
لَاشَرْقِیَّةٍ وَّلَاغَرْبِیَّةٍ - نہ انکار کیے گئے ہین نہ (معاذ اللہ) دعوی کیے گئے ہین -
یَكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - نور قرآن ہے -
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ - یہہ کہ ہدایت کرتا ہے جسکو دوست رکہتا ہے ہماری ولایت کی طرف -

(۱۴) وروی الصدوق باسنادہ عن محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام فی قولہ عزوجل کَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ قال المشکوٰۃ نور العلم فی صدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وَالْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ الزجاجۃ صدر علیؑ صار علم النبیؐ الی صدر علیؑ - علم النبیؐ علیاً علیہما السلام اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ قال نور العلم لَاشَرْقِیَّةٍ وَّلَاغَرْبِیَّةٍ

قال

قال لا یهودیة ولا نصرانیة یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ قال یکاد العالم من آل محمد یتکلم بالعلم قبل ان یسأل نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یعنی اماماً مؤیداً بنور العلم والحکمة فی اثر امام من آل محمد و ذلک من لدن آدم الی ان تقوم الساعة فهولاء الاوصیا الذین جعلهم الله خلفائه فی ارضه و حجه علی خلقه لا تخلوا الارض فی کل عصر من واحد منهم ۔ (عماد الاسلام کتاب التوحید ص ۱۴۶) امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ۔ یعنی مشکات نور علم ہے سینۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ کا۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ۔ یعنی زجاجہ سینۂ علیؑ ہے کہ منتقل ہوا علم نبیؐ کا طرف سینۂ علیؑ کے ۔ تعلیم کیا نبیؐ نے علیؑ کو ۔

اَلزُّجَاجَةُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ ۔ سے مراد نور علم ہے ۔

لَا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ ۔ فرمایا کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں ۔

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ فرمایا قریب ہے کہ عالم آل محمدؐ گویا ہو علم کے ساتھ قبل اسکے کہ سوال کیا جائے ۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ یعنی ایک امام مؤید بنور علم و حکمت بعد ایک امام کے ہے آل محمدؐ سے ۔ اور یہ آدمؑ سے چلا آیا ہے اور قیامت تک رہیگا ۔ اور یہ سب ایسے اوصیاء ہیں جنکو خدا نے زمین پر اپنا خلیفہ کیا ہے اور اپنی خلقت پر حجت قرار دیا ہے کسی زمانہ میں زمین انہیں سے ایک سے خالی نہ رہیگی ۔

(یعنی کوئی نہ کوئی امام ضرور موجود رہیگا)

(۱۵) الطبرسی قال روی عن الرضا علیہ السلام انہ قال نحن المشکاۃ فی المصباح وھو محمدؐ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ یھدی اللہ لولایتنا۔ (تفسیر برہان۔ تفسیر مجمع البیان۔ بحار الانوار ج ۱ ص ۷۸ (بحار کی روایت میں من احب زیادہ ہے)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم مشکوۃ ہیں مصباح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنی خدا جسکو چاہتا ہے ہماری ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۱۶) محمد بن ھمام عن جعفر بن محمد عن محمد بن الحسین الصائغ عن الحسین بن علی عن صالح بن سھل الھمدانی قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ۔ المشکوۃ فاطمہؑ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الحسنؑ اَلْمِصْبَاحُ الحسینؑ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ کان فاطمہؑ کوکب دری بین نساء اھل الدنیا يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ یوقد من ابراھیمؑ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ یکاد العلم ینفجر من ذریتھا وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ امام منھا بعد امامٍ يَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یھدی اللہ بالائمۃ من یشاء وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (بحار الانوار۔

ج ۷ ص ۶۳ از تفسیر علی بن ابراہیم ۔ وکنز ۔ غایۃ المرام ص ۳۱۵ ۔ تفسیر برہان ۔ کافی بتغیر بعض الفاظ)

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ۔ فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا ہیں ۔

فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ حسن علیہ السلام ہیں ۔

اَلْمِصْبَاحُ ۔ حسین علیہ السلام ہیں ۔

فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ۔ سے مراد فاطمہ زہراؑ ہیں کہ دنیا کی عورتوں میں چمکتے ہوئے تارے کے مانند ہیں ۔

يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ۔ روشن ہوتا ہے ابراہیمؑ سے یعنی اونکی نسل طاہر سے ہیں ۔

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۔ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں ۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ ۔ قریب ہے کہ علم ذریت فاطمہؑ سے جاری ہو ۔

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ۔ امام ہے بعد امام کے ۔

يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ اماموں کے ذریعہ سے خدا جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔

(۱۷) جعفر بن محمد الفزاری معنعنا عن ابیعبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الحسنؑ اَلْمِصْبَاحُ الحسینؑ فِيْ زُجَاجَةٍ

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فاطمة كوكب دري من نساء العالمين -
يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ ابراهيم الخليل لَاشَرْقِيَّةٍ
وَّلَاغَرْبِيَّةٍ يعني لا يهودية ولا نصرانية يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ
يكاد العلم ينبع منها - (بحار الانوار ج ۷ ص ۱۵۶ از تفسیر فرات بن ابراہیم
تفسیر برہان)

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد کرتے ہیں کہ
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ -
امام حسن علیہ السلام -
اَلْمِصْبَاحُ - امام حسین علیہ السلام -
فِيْ زُجَاجَةٍ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا ہیں کہ
مانند روشن تارے کے ہیں عورات دنیا ہیں -
مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ - ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں -
لَاشَرْقِيَّةٍ وَّلَاغَرْبِيَّةٍ - نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں -
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ - قریب ہے کہ اوس سے علم جاری ہو -

(۱۸) جابر بن عبد اللہ الانصاری قال دخلت الی مسجد الکوفۃ
وامیر المؤمنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ یکتب باصبعہ
ویتبسم فقلت لہ یا امیر المؤمنین ما الذی یضحکک فقال
عجبت لمن یقرء ھذہ الآیۃ ولم یعرفھا حق معرفتھا فقلت لہ ای
آیۃ یا امیر المؤمنین فقال قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ المشکوۃ محمدؐ فِیْھَا مِصْبَاحٌ انا
اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ الزجاجۃ الحسنؑ والحسینؑ کَاَنَّھَا
کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ وھو علیؑ بن الحسینؑ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ
محمدؑ بن علیؑ زَیْتُوْنَۃٍ جعفرؑ بن محمدؑ لَا شَرْقِیَّۃٍ موسےؑ
بن جعفرؑ لَا غَرْبِیَّۃٍ علیؑ بن موسیٰؑ الرضا یَکَادُ زَیْتُھَا
یُضِیْءُ محمدؑ بن علیؑ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ علیؑ بن محمدؑ
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ الحسنؑ بن علیؑ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ
القایم المھدیؑ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

(غایۃ المرام - تفسیر برہان)

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہین کہ مین مسجد کوفہ مین گیا دیکھتا کیا ہون کہ امیرالمومنین علیہ السّلام کچھ اونگلی سے لکھ رہے ہین اور مسکراتے جاتے ہین مین نے عرض کی کہ ای امیرالمومنینؑ آپکو کونسی بات ہنسا رہی ہے پس فرمایا کہ تعجب کرتا ہون اوس شخص کیپر جو اِس آیت کو پڑہتا ہے اور حق معرفت اوسکا نہین جانتا تو مین نے عرض کی کہ کونسی آیت ہے ای امیرالمومنینؑ تو ارشاد فرمایا کہ قول اللہ تعالیٰ کا۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ۔

اَلْمِشْکوٰۃُ - محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔

فِیْھَا مِصْبَاحٌ - مینؑ ہون۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ - حسنؑ اور حسینؑ ہین۔

کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ - علیؑ بن الحسینؑ - (یعنی زین العابدینؑ) ہین

يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ ۔ محمدؑ بن علیؑ (یعنی محمد باقرؑ) ہیں۔
مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ ۔ جعفرؑ بن محمدؑ (جعفر صادق) ہیں۔
لَا شَرْقِيَّةٍ ۔ موسیٰ بن جعفرؑ (یعنی موسی کاظمؑ) ہیں۔
لَا غَرْبِيَّةٍ ۔ علی بن موسی الرضا (یعنی رضاؑ) ہیں۔
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ ۔ محمدؑ بن علیؑ (یعنی محمد تقیؑ) ہیں۔
وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ علیؑ بن محمدؑ (یعنی علی نقیؑ) ہیں۔
نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۔ حسنؑ بن علیؑ (یعنی حسن عسکریؑ) ہیں۔
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۔ قایم مہدیؑ ہیں
وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔

(۱۹) عن امیر المؤمنین علیہ السلام انہ قال نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ محمدؐ مَثَلُ نُورِهِ انا كَمِشْكَاةٍ فاطمۃؑ فِيهَا مِصْبَاحٌ الحسنؑ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الحسینؑ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ علیؑ بن الحسینؑ دُرِّيٌّ محمدؑ بن علیؑ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ جعفرؑ بن محمدؑ الصادق زَيْتُونَةٍ موسےٰ الکاظم لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ علیؑ بن موسیٰؑ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ محمدؑ التقی وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ علیؑ النقی نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ الحسن العسکری يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ الحجۃ المہدیؑ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وبنا يضرب الله الامثال للناس وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔

(رق منشور شرح آیۃ النور از کتاب الحجۃ و مدینۃ المعاجیز سید ہاشم بحرانی علیہ الرحمۃ)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں ـ

مَثَلُ نُوْرِہٖ ـ میں ہوں ـ

کَمِشْکٰوۃٍ ـ فاطمۂ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں ـ

فِیْھَا مِصْبَاحٌ ـ حسنؑ ہیں ـ

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ـ حسینؑ ہیں ـ

اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ ـ علی بن الحسینؑ ہیں ـ

دُرِّیٌّ ـ محمد بن علیؑ ہیں ـ

یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ ـ جعفر بن محمد الصادقؑ ہیں ـ

زَیْتُوْنَۃٍ ـ موسیٰ کاظمؑ ہیں ـ

لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ـ علی بن موسیٰ الرضاؑ ہیں ـ

یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ ـ محمد تقیؑ ہیں ـ

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ـ علی نقیؑ ہیں ـ

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ـ حسن عسکریؑ ہیں ـ

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ـ حجت مہدیؑ ہیں ـ

وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ـ ہمارے لیے اللہ یہ مثالیں بیان فرماتا ہے ـ

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ـ اللہ ہر چیز کا دانا ہے ـ

(۲۰) ابن بابویہ رواہ مرسلا عن الصادق علیہ السلام انہ

سئل عن قول الله عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فقال هو مثل ضربه الله لنا ۔
(غایۃ المرام ۔ تفسیر برہان)

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ آیۃ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ میں خدا نے ہمارے واسطے مثال بیان فرمائی ہے ۔

(۲۱) وقد روی الصدوق باسناده عن الصادق علیه السلام انه سئل عن قول الله عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فقال هو مثل ضربه الله لنا ۔ فالنبیؐ والائمة من دلالات الله وآیاته التی یهتدی بها الی التوحید ومصالح الدین والشرایع والاسلام والفرائض ولاقوة الا بالله العلی العظیم ۔
(بحار الانوار ج ۷ ص ۱۷۰ ۔ عماد الاسلام ص ۱۲۶)

۱ ۔ کتاب مناقب ابن مغازلی شافعی ۲ ۔ صاحب مناقب الفاخرہ فی عترۃ الطاہرہ
یرفعه الی علی بن جعفر قال سئلت ابا الحسن علیه السلام ۔
عن قول الله عزوجل كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ قال المشکوة فاطمةؑ وَالْمِصْبَاحُ الحسنؑ والحسینؑ وَالزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قال کانت فاطمةؑ کوکب دری بین نساء العالمین تُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ابراهیمؑ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لایهودیة ولانصرانیة يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ قال

کاد العلم ینطق منہا ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ نور قال منہا امام بعد امام یہدی اللہ لنورہٖ من یشاء یہدی اللہ لولایتہا من یشاء۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ (اس آیہ نور مین) خدا نے ہمارے لیے مثال بیان فرمائی ہے پس نبیؐ اور ایمہؑ راستہ ہین اور ایسی نشانیان ہین اللہ کی جن سے ہدایت کیجاتی ہے توحید کی طرف اور شرایع اور اسلام اور فرایض کی جانب اور نہین ہے قوت مگر اللہ علی عظیم کے لیئے۔

یہہ وہ حدیثین ہین جنکو علمائے اعلام شیعہ نے حضرات معصومین علیہم السلام سے قطعی الصدور سمجھکر اپنی ایسی معتبر کتب تفاسیر اور احادیث مین نقل کیا ہے جن پر آج شیعون کے دین کا مدار ہے پس ہمکو اختیار حاصل ہے کہ ان حدیثون مین سے جس تاویل کو چاہین بیان کرین کوئی امر مانع نہین ہے اور نہ ہم عنداللہ ماخوذ ہوسکتے ہین۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین کہ بہ تحقیق ہم کلام کرتے ہین ساتھہ ایک کلمہ کے اور اوسکے لیئے ستر وجہین ہین (یعنی ستر معنی ہین) تیرا جی چاہے تو اسکو لے جی چاہے اوسکو لے۔ محمد بن عیسیٰ عن محمد بن سنان عن عبد الکریم بن عمرو عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول انی لاتکلم بالکلمۃ الواحدۃ لہا سبعون وجہا ان شئت اخذت کذا وان شئت اخذت کذا (بحار الانوار ج اول۔ از بصائر الدرجات)

اور یہہ کہنا کہ اللہ نور السموات والارض کی کوئی اور تاویل سوائے

ھادالسموات والارض نہ بیان کیجائے اوسوقت تک قابل قبول نہین ہے جب تک
اِس تاویل کی لیے کوئی وجہ ترجیح اور تاویلون پرنہ بیان کیجائے - ہمارے نزدیک
اِس قول کا قائل دوحال سے خالی نہین یاتو وہ نقل حدیث مین اپنے مذہب
شیعہ کے علمائے اعلام پر اعتماد کرتاہے اور اونکی تنقید کو معتبر جانتاہے یا نقل
حدیث مین علما پر اعتماد نہین کرتا اور خود تنقید کرتاہے اگر نقل حدیث مین اپنے
علما پر اعتماد کرتاہے توجسطرح اوسنے حدیث نمبر ۲ پرجسمین نور کی تاویل
بمعنی ہادی امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے بیان کیگئی ہے اِسلیے اعتماد کیاہے
کہ جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اِس حدیث کو کافی سے اپنی کتاب التوحید اور معانی
الاخبار مین نقل کیاہے اوسی طرح اوسکو حدیث نمبر ۵ اور نمبر ۱۰ اور نمبر ۱۲ پر بھی جنمین
نور کی تاویل بمعنی محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ امام زین العابدین اور امام جعفر صادق
علیہما السلام سے بیان کی گئی ہے اعتماد کرنا چاہیے اِسلیے کہ ان حدیثونکو بھی
جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی اونہین کتابونمین نقل کیاہے جنمین حدیث ۲ کو
نقل کیاہے پس جناب صدوق جیسے ثقہ جلیل القدر کے اعتماد پر یہہ سب حدیثین ۲ و
و۳ و۵ و۱۰ و۱۲ صحیح اور معصوم علیہ السلام سے قطعی الصدور ہین
کسی حدیث کو کسی حدیث پر ترجیح نہین دیجاسکتی ہے اور ہم اپنے علمائے اعلام کی
نقل کے اعتماد پر جس حدیث کو انمین سے چاہین بیان کرسکتے ہین -
اور اگر نقل حدیث مین علما پر اعتماد نہین کرتا بلکہ اپنی تنقید اور تحقیق پر اعتماد کرتاہے
توپھر وہ کس بنا پر حدیث ۲ کو جسمین نور کی تاویل بمعنی ھادی یا ھدایۃ
وارد ہوئی ہے دیگر احادیث پر ترجیح دیتاہے اِسلیے کہ اِس حدیث کے راویونکا

سلسلہ بالکل مجروح ہے علی بن محمد عن سہل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن العباس بن ہلال۔

سہل بن زیاد۔ حدیث مین ضعیف اور غیر معتمد ہے اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اسکے غالی ہونیکی اور کذب کی شہادت دی ہے اور اسکو قم سے ری کی طرف نکلوا دیا۔ (دیکھو رجال نجاشی)

عباس بن ہلال الشامی۔ مجہول ہے منہج المقال اور منتہی المقال مین اسکا ذکر تک نہین ہے دیگر کتب رجال مین مجاہیل مین مذکور ہے۔

پس ایسی حدیث جسکے راویونمین ایک راوی غالی۔ کاذب۔ ضعیف۔ غیر معتمد ہو اور ایک راوی بالکل مجہول ہرگز معتبر نہین ہے۔ اور اگر یہہ کہا جائے کہ گو یہہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث ۱۳۰ کی جو امام محمد باقر علیہ السلام سے بحار اور غایۃ المرام اور کافی روضہ مین منقول ہے ہم مضمون ہے لھذا اتحاد مضمون کیوجہہ سے یہہ ضعیف حدیث بہی قابل اعتبار ہے تو تنقید رجال سے معلوم ہوا کہ حدیث ۱۳۰ کا سلسلۂ روات اس سے زیادہ مقدوح ہے۔ عن علی بن محمد عن علی بن عباس عن علی بن حماد عن عمر بن شمر عن جابر۔

علی بن عباس الجرادینی۔ غالی اور نہایت ضعیف ہے۔ (دیکھو منہج المقال اور منتہی المقال اور خلاصۃ الرجال شیخ)

علی بن حماد المنقری الکوفی۔ مجہول ہے (دیکھو رجال صدوق)

عمر بن شمر ابو عبد اللہ الجعفی۔ نہایت ضعیف ہے اور ابن نے

جابر جعفی کی کتاب مین حدیثین زیادہ کردین تہین (دیکہو رجال نجاشی)
پس ایسی حدیث جسکا ایک راوی غالی اور ضعیف اور ایک مجہول اور ایک
نہایت ضعیف ہو کسی طرح مقبول نہین — لهذا یہہ دونون حدیثین ۲ اور
۳ جنمین تاویل نور بمعنی هادی وارد ہوئی ہے پایۂ اعتبار سے
ساقط ہین — اب قائل پر لازم ہے کہ یا تو نقل احادیث مین علمائے اعلام
امامیہ رضوان اللہ علیہم پر اعتماد کرے اور ان تمام حدیثون کو جو ہم نے اس
رسالہ مین نقل کی ہین صحیح سمجھے یا علاوہ ان دونون حدیثون ۲ اور
۳ کے کوئی اور ایسی حدیث پیش کرے جسمین تاویل نور بمعنی ہادی ہو
اور وہ از روئے فن رجال کامل العیار ہو — ہم یہہ نہین کہتے کہ ہم نے جو حدیثین
لکھی ہین ان سب کے راوی ثقہ اور عادل ہین — مگر اِسکی کیا وجہ ہے کہ ایسی
ضعیف حدیثون کے بیان کرنیکی تو اجازت دیجائے جنمین نور کی تاویل
بمعنی هادی یا هدایة وارد ہوئی ہے اور ایسی ضعیف حدیثون کے
بیان کرنیکی ممانعت کیجائے جنمین نور کی تاویل بمعنی محمد و آل محمد علیہم السلام
وارد ہوی ہے — درآنحالیکہ سب سے بہتر تاویل اللہ نور السموات و
الارض کی یہی ہے کہ اِس آیہ مین نور سے مراد محمد و آل محمد صلوات اللہ
علیہم اجمعین ہین —

اوّل اِسلیے کہ سوائے فرقہ مانویہ اور مشبھہ کے جملہ علمائے
اسلام کو شیعہ ہون یا سنی اِس آیہ مین تاویل کی ضرورت جب ہی ہوی
ہے جب کہ نفس نور عقلاً اور نقلاً عین ذات باریتعالیٰ کی نہین ہو سکتا —

پس لا محالہ غیر اوسکا ہے اور اسی لیے مفسرین نے نور کی تاویل بمعنی مدبّر اور منوّر اور مزیّن اور ناظم کی ہے اور ظاہر ہے کہ تدبیر اور تنویر اور تزئین اور نظم باری تعالی عزّ اسمہ کے صفات افعال ہین نہ کہ ذات جیسے تکوین اور تصویر اور احیاء اور رزق اور خلق وغیرہ ہین کہ یہہ سب امور صفاتِ حقیقیہ باری تعالی عزّ اسمہ کے نہین ہین بلکہ انکے معانی اوسکی طرف مضاف ہین اور یہہ امور انتزاعیہ ہین جو موجود فی الخارج نہین ہین مثلاً وہ رازق ہے کب جبکہ وہ رزق دے اور رزق اوسکا غیر ہے وہ خود رزق نہین ہے اِسی طرح وہ منوّر ہے جبکہ نورانی کرے اور نور اوسکا غیر ہے وہ خود نور نہین ہے اسی طرح شیعونکی حدیثون مین معصوم علیہ السلام اور اہل سنت کے یہان ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نور بمعنی ہادی بھی آیا ہے پس ہادی کب ہے جب ہدایت کرے اور ہدایت اوسکی غیر ہے وہ خود ہدایت نہین ہے اور اِس آیہ مین ہدایت کو نور سے تعبیر کیا ہے اور نور کا مصداق محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیا ہے پس محمدؐ وآل محمدؐ نور اور ہدایت مجسم ہین اور اِس بنا پر کہ باری تعالی عزّ اسمہ انکا خالق ہے وہ ہَادِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ پس یہہ تاویل کہ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ بمعنی ہَادِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ہے حقیقۃً یہی معنی رکھتی ہے کہ مراد نور سے محمدؐ وآل محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اور اِسکو دوسرے لفظون مین یون کہہ سکتے ہین کہ ہدایت ایک فعل مخلوق ہے باری عزّ اسمہ کا اور اوسکو اوسنے شرفاً بارشاد مَثَلُ نُوْرِہٖ اپنا نور فرمایا ہے

اور وہ تمام مخلوقات مین کوئی نہین مگر محمد وآل محمدؐ پس ہدایت محمد وآل محمدؐ ہین اور چونکہ انکا خلق کنندہ اور باعث ایجاد اور انکے واسطے ہدایت کنندہ جمیع مخلوقات باری عز اسمہ ہے لھذا وہ ھادِ السّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ ہے پس نور کی تاویل بمعنی ھادی اور بمعنی محمد وآل محمد صلوات اللہ علیھم اجمعین ایک ہی ہے۔ یہی حضرات وہ نور ہین جن سے ہدایت مراد ہے۔

(۱) جَعَلْنٰاہُ نُوْرًا نَھْدِیْ بِہٖ مَنْ نَشٰاءُ مِنْ عِبٰادِنٰا وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلیٰ صِرٰاطٍ مُسْتَقِیْمٍ صِرٰاطُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مٰا فِی السَّمٰوٰاتِ وَالاَرْضِ بنایا ہم نے اوسکو نور ہدایت کرتے ہین ہم اوسکے ذریعہ سے جسکو چاہتے ہین اپنے بندون سے۔ اور تو بہ تحقیق ہدایت کرتا ہے طرف صراط مستقیم کے جو راہ اللہ کی ہے۔ ایسا کہ ہے اوسکے لئے جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے (سورہ شوریٰ آیہ)

عن ابی جعفر علیہ السلام ولکن جعلناہ نورًا یعنی علیًا وعلی ھو النور فقال نھدی بہ من نشاء من عبادنا یعنی علیًا بہ ھدی من ھدی من خلقہ قال وقال لنبیہ وانک لتھدی علی صراط مستقیم یعنی انک لتامر بولایۃ علی وتدعوا الیھا وعلی ھو الصراط المستقیم صراط اللہ الذی لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض یعنی علیا انہ جعلہ خازنہ علی ما فی السمٰوات وما فی الارض من شیٔ وائتمنہ علیہ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جَعَلْنٰاہُ نُوْرًا (بنایا ہم نے اوسکو نور) یعنی

علیؑ کو اور علیؑ وہ نور ہے ہدایت کی اوسکے ذریعہ سے جسکی ہدایت کی وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (اور تحقیق کہ تو ہدایت کرتا ہے طرف صراط مستقیم کے یعنی تو حکم کرتا ہے ولایت علیؑ کا اور طلب کرتا ہے طرف اوسکے اور علیؑ وہ صراط مستقیم ہے اور صراط اللہ علیؑ ہے اَلَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ (ایسا کہ اوسکے لیے ہے جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے) وہ علیؑ ہے کہ خدا نے اوسکو خزانہ دار کیا ہے اون چیزونکا جو آسمانون اور زمین مین ہے اور امین کیا اوسکو اوسپر۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲) عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول دعا رسول الله صلی الله علیه وآله بوضوء ظهر فلما فرغ اخذ بید علی صلی الله علیهما فالزمها یده ثم قال اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ ثم ضم یده الی صدره وقال وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ثم قال یا علی انت اصل الدین و منار الایمان وغایة الهدی وقائد الغر المحجلین اشهد لك بذالك۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ظہر کا وضو کیا اور بعد فراغ علیؑ کا ہاتھ پکڑا خدا اون دونون پر درود بھیجے اور علیؑ کا ہاتھ پکڑے رہے اور فرمایا کہ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ اور اونکے سینہ پر اپنا ہاتھ رکہا اور فرمایا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور پھر فرمایا ای علیؑ تو اصل دین ہے اور تو منارۂ ایمان ہے اور تو نتیجہ ہدایت ہے اور تو پیشوا ہے روشن پیشانی والونکا مین تیرے لئے اِن باتونکی گواہی دیتا ہون ـــ (غایة المرام از کنز)

(بحار الانوار ج ۹ باب انہ۴ النور والہدیٰ از تفسیر فرات بن ابراہیم)

اس مضمون کی حدیثین شیعون کے یہان بکثرت موجود ہین کتب احادیث ملاحظہ ہون ۔ اور کتب احادیث اہل سنت وجماعت بہی اِن مضامین کی حدیثون سے خالی نہین ہین چنانچہ ابراہیم حموینی کہ اعیان علمائے اہل سنت سے ہین کتاب فرائد السمطین مین لکہتے ہین ۔

(۳) اخبرنا ابو الحسن بن ابی نصر الفقیہ الی محمد بن عبد اللہ بن الحافظ اخبرنی ابو بکر ابن ابی آدم نبانا المنذر بن محمد بن المنذر اللخمی حدثنی ابی عن عمی الحسین بن سعید حدثنی ابی سعید بن ابی الجھم عن ابان تغلب عن نقیع بن الحرث حدثنی ابو ھریرۃ الاسلمی سمعت رسول اللہ ص یقول اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ ووضع یدہ علی صدرہ نفسہ ثم و وضعھا علی ید علی ویقول لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ۔ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ پر ہاتہہ رکہکر فرمایا کہ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ مین ہون پہر علی کے ہاتہہ پر ہاتہہ رکہکر فرمایا لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یہہ ہے ۔ اگر اس مضمون کی اور حدیثین دیکہنی ہین تو فرائد السمطین فردوس الاخبار اور ینابیع المودۃ اور تفسیر ثعلبی ملاحظہ ہون ۔

(۴) بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۃ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی مین فرمایا ان علیًا ھو الھدی وان لہ للاخرۃ والاولی یعنی بتحقیق کہ علیؑ ہدایت ہے اور بہ تحقیق اوسکے لیے ہے آخرت اور ما قبل آخرت ۔

اور بروایت فیض بن مختار حضرت نے عَلَیْنَا کو عَلِیًّا پڑہا ہے انہ قرء اِنَّ عَلِیًّا لَلْھُدٰی وَاِنَّ لَہٗ لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی یعنی اوس جناب نے اِنَّ عَلِیًّا

لِلْهُدٰى الْآيَة پڑہا۔ (بحار الانوار ج ۷ باب تاویل الایات و بحار الانوار ج ۹ باب سائر الآیات النازلۃ فی شانہ ؑ)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہدایت محمدؐ و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اور ہدایت نور ہے پس محمدؐ و آل محمدؐ نور ہین سموات اور ارضین کے جن سے خدا نے ہدایت کی اور وہ ہادی ہے۔

دوم۔ بہترین تاویل نور بمعنی محمدؐ و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اسلیے ہے کہ خود امام علیہ السلام نے فرمایا ہے هذا مثل ضربه الله لنا کہ یہہ مثال اللہ نے ہمارے لیے بیان فرمائی ہے۔

(دیکھو احادیث تاویل ۲۰ و ۲۱)

اور حدیث ۱۹ مین موجود ہے نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مُحَمَّدٌ ؐ۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ اَنَا۔ یعنی امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین کہ نور آسمانونکے اور زمین کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور مثال اونکے نور کی مین ہون بنا یضرب الله الامثال للناس ہمارے لیے خدا نے یہہ مثالین بیان کی ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے ارشاد فرمایا کہ وهم والله نُوْرُ اللّٰهِ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی ای ابو خالد قسم خدا کی کہ وہ آل محمدؐ نور خدا ہین آسمانون کے اور زمین کے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم۔ کافی۔ غایۃ المرام ص ۴۳۳۔ بحار الانوار ج ۷ ص ۶۳۔)

اِن حدیثون مین لفظاً یہہ موجود ہے کہ ہم محمدؐ و آل محمدؐ نور سموات و ارضین ہین اور اِس آیہ نور مین نور سے ہم ہی مراد ہین۔

سوم ۔ علاوہ آیہ نور کے باری تعالیٰ عزاسمہ نے تیرہ آیتون مین محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نور فرمایا ہے ۔

(۱) یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۔ ای لوگو تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے اور اوتاری ہم نے طرف تمہارے روشنی ظاہر (سورۂ نسا۔ آیہ ۱۷۴)

اسکی تفسیر مین چار حدیثین لکھی جاتی ہین ۔

۱ ۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۔ فالنور امامة امیر المؤمنین علیہ السلام اس آیہ مین نور مبین امامت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے ۔ (تفسیر علی بن ابراہیم قمی)

۲ ۔ فی تفسیر العیاشی عن الصادق علیہ السلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا قال النور علی علیہ السلام ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نور امیر المؤمنین علیہ السلام ہین ۔

(مرأة الانوار للشیخ عبد اللطیف الکازرانی)

۳ ۔ عن عبد اللہ بن سلیمان قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام قولہ تعالیٰ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ الآیة قال البرهان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ والنور المبین علی بن ابیطالب علیہ السلام ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بُرہان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور نور مبین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین ۔

(بحار الانوار از کنز ج ۷ ص ۶۴)

۴ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبریلؑ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیہ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُبِيْنًا - فی علی بن ابیطالب علیہ السلام والبرھان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ - امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل امین اس آیہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے درحق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور برہان رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین -

(۲) اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهٗ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - کیا جو شخص تہا مردہ پس جلایا ہم نے اوسکو اور کیا ہم نے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتہہ اوسکے بیچ لوگونکے مانند اوس شخص کے کہ صفت اوسکی یہہ ہے کہ بیچ اندہیرون کے نہین نکلنے والا اوس سے اسی طرح سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافرون کے جو کچہہ تھے وہ کرتے - (سورۂ انعام آیہ نمبر ۱۲۲)

اسمین دو حدیثین نقل کیجاتی ہین -

۱ - اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ قالؑ جاھلا عن الحق والولایۃ فھدینا الیھا وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ قالؑ النور الولایۃ كَمَنْ مَثَلُهٗ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا یعنی فی ولایۃ غیر الائمۃ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فرمایا امام علیہ السلام نے میت سے ایسے لوگ مراد ہین جو حق اور ولایت سے جاہل ہین فاحییناہ سے

مراد یہہ ہے کہ ہم نے اونکو حق اور ولایت کی جانب ہدایت کی اور نور سے مراد ولایت ہے اور ظلمات سے مراد ولایت غیر امام کی ہے -

(تفسیر علی بن ابراہیم - بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴)

۲ - عن بريد العجلي قال سئلت اباجعفر عليه السلام عن قول الله تعالى اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا قال الميت الذى لايعرف هذا الشان يعنى هذا الامر وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا اماما يأتم به يعنى على بن ابيطالب عليه السلام قلت فقوله كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا فقال بيده هكذا هذا الخلق الذى لايعرفون شيئا -

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میت سے مراد ایسے لوگ ہین جو امامت کو نہین جانتے اور جعلنا له نورا سے مراد امام ہے کہ قصد کرتا ہے اوس سے علی بن ابیطالب علیہ السلام کا - راوی کہتا ہے کہ مین نے عرض کی کہ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا سے کیا مطلب ہے پس فرمایا دست مبارک سے کہ اسطرح - یہہ ایسی خلقت کہ کچھہ نہین جانتی

(بحار الانوار ج ۹ - از تفسیر عیاشی)

(۳) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ اوسکے اور قوت دی اوسکو اور مدد کی اوسکی اور پیروی کی اوس نور کی کہ اوتارا گیا ہے ساتھہ اوسکے یہہ لوگ وہ ہین فلاح پانے والے -

(سورہ اعراف آیه ۱۵۶) اسکی تفسیر مین پانچ حدیثین لکھی جاتی ہین -

۱ - عن الباقر علیه السلام وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ قال ؑ النور الولایة امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ نور اِس آیت مین ولایت ہے - (مناقب ابن شہر آشوب - مرۃ الانوار للشیخ عبد اللطیف گازرانی -)

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوله تعالیٰ وَاتَّبِعُوا النُّوْرَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ قال ؑ النور فی ھذا الموضع امیر المؤمنین والائمۃ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اِس مقام پر نور امیر المؤمنین اور ائمہ ہین (کافی کلینی - بحار الانوار ج ۷ ص ۱۴۶)

۳ - عن ابی جعفر علیه السلام فی قوله تعالیٰ وَاتَّبِعُوا النُّوْرَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ قال ؑ النور علی علیه السلام - امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ نور علی علیہ السّلام ہین - (تفسیر عیاشی - مرۃ الانوار للشیخ عبد اللطیف گازرانی)

۴ - عن الباقر علیه السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله فی خطبة یوم الغدیر معاشر الناس اٰمنوا باللہ ورسوله والنور الذی انزل معه - معاشر الناس النور من اللہ فی مسلوک ثم فی علی ؑ ثم فی النسل منه الی القایم المهدی ؑ - امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے خطبۂ غدیر مین ارشاد فرمایا کہ ای گروہ مردم ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور ایسے نور پر جو اوسکے ساتھہ نازل کیا گیا ہے ای گروہ مردم نور اللہ کا مجھہ مین جاری ہے اور پھر

علیؑ مین جاری ہوگا اور پہر اوسکی نسل مین قایم مہدیؑ تک جاری رہیگا۔
(احتجاج طبرسی)

۵ - فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ یعنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ یعنی امیر المؤمنینؑ۔ فاخذ اللہ میثاق رسول اللہ علی الانبیاء ان یخبروا اممھم ان تعزروہ وینصروہ فقد نصروہ بالقول وامروا اممھم بذلک وسیرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ویرجعون وینصرونہ فی الدنیا۔

فالذین آمنوا بہ یعنی ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام کی۔ پس اللہ نے عہد لیا انبیا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیے کہ خبردین اپنی امتون کو قوت دین اور مدد کرین اوسکی پس اونہون نے قولاً مدد دی اور حکم دیا اپنی اپنی امتون کو اسکا اور عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجعت کرینگے اور انبیا رجعت کرینگے اور اونکو مدد دینگے دنیا مین۔
(تفسیر علی بن ابراہیم - بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴)

(۴) يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ - ارادہ کرتے ہین یہہ کہ بجہا دین روشنی اللہ کی کو ساتہہ منہون اپنے کے اور نہین قبول رکہتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اور اگرچہ ناخوش رکہین کافر- (سورۂ توبہ آیہ ۳۲)
اسکی تفسیر مین دو حدیثین لکہی جاتی ہین۔

۱ - وفی قوله تعالیٰ يُرِيدُونَ اَنْ يُطْفِؤُا الآية قال عليه السّلام النور الولاية امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ نور سے مراد ولایت ہے۔
(مناقب ابن شہر آشوب)

۲ - عن علیؑ علیه السّلام قال صعد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله المنبر فقال انّ اللّٰه نظر الی اهل الارض نظرة فاختارنی منهم ثم نظر ثانیة فاختار علیاً اخی و وزیری و وارثی و وصی و خلیفتی فی امتی و ولیّ کل مؤمن من بعدی - من تولّاه تولّی اللّٰه و من عاداه عاد اللّٰه و من احبه احب اللّٰه و من ابغضه ابغض اللّٰه واللّٰه لا یحبه الا مومن ولا یبغضه الا کافر وهو نور الارض بعد ورکنها وهو کلمة التقوی والعروة الوثقی ثم تلا رسول اللّٰہ ؐ يُرِيدُونَ اَنْ يُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - الحدیث جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ خداوند عالم نے ایکمرتبہ نظر کی اہل زمین پر تو مجھے اختیار کیا اونمین سے پھر دوسری مرتبہ نظر کی تو علیؑ کو اختیار کیا جو میرا بھائی ہے اور میرا وزیر ہے اور میرا وارث ہے اور میرا وصی ہے اور میری امت مین میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد کل مومنو ولی ہے جس نے اوس سے محبت کی اللہ سے محبت کی اور جس نے اوس سے دشمنی کی اوس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے اوسکو چاہا اوس نے اللہ کو چاہا جس نے اوس سے بغض کیا اوس نے خدا سے بغض کیا قسم ہے خدا کی

نہین دوست رکھتا اوسکو مگر مومن اور نہین بغض رکھتا اوس سے مگر کافر
اور وہ نوُر زمین کا ہے میرے بعد اور رکن اوسکا ہے اور وہ کلمۂ
تقویٰ ہے اور عروۃ الوثقیٰ ہے پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یہہ آیت تلاوت فرمائی یُرِیْدُوْنَ الآیۃ تا آخر حدیث ۔
(بحار الانوار ۔ از کنز ج ۷ صلا۶)
(۵) وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔ اور جو کوئی کہ نکرے
اللہ واسطے اوسکے نور پس نہین ہے واسطے اوسکے کچھہ نور ۔
(سورۂ نور آیہ ۴۰) اسکی تفسیر مین ایک حدیث ملی ہے ۔
۱ ۔ عن صالح بن سھل قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام
وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ یعنی اماما من ولد
فاطمۃ فمالہ من نور فمالہ من امام یوم القیمۃ یمشی بنورہ ۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیہ کی تفسیر مین فرمایا کہ نور سے
مراد امام ہے اولاد فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا سے پس جسکو وہ دنیا
مین نصیب نہین پس روز قیامت بھی اوسکو امام نصیب نہوگا جسکی روشنی
مین وہ چلے ۔ (تفسیر علی بن ابراہیم قمی)
(۶) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ؕ
آیا پس ایسا شخص کہ کہولدیا ہے اللہ نے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے
پس وہ اوپر نور کے ہے پروردگار اپنے سے ۔ (سورۂ زمر آیہ ۲۳)
اسمین ایک حدیث ملی ہے ۔

ا ۔ قال۴ نزلت فی امیرالمؤمنین علیہ السلام ۔ فرمایا کہ یہہ آیہ امیر المؤمنین کی شان مین نازل ہوا ہے ۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۷) وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا ۔ اور چمک جاویگی زمین ساتھہ نور پروردگار اپنے کے ۔ (سورۂ زمر آیہ ۶۹)

اسمین ایک حدیث ملی ہے ۔

ا ۔ قال حدثنا مفضل بن عمر انہ سمع ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول فی قولہ تعالیٰ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا قال۴ رب الارض یعنی امام الارض فقلت فاذا خرج یکون ماذا قال۴ اذا یستغنی الناس عن ضوء الشمس و نور القمر و یجتزون بنور الامام ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رب الارض یعنی امام الارض ہے پہر مین نے عرض کی اور جب امام ظہور کرین اوسوقت کیا ہوگا فرمایا اوسوقت مستغنی ہو جائینگے آدمی ضوء آفتاب اور نور قمر سے اور کفایت کرینگے نور امام پر ۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۸) هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وہ ہے جو اوتارتا ہے اوپر بندہ اپنے کے نشانیان ظاہر تاکہ نکالے تمکو اندہیرون سے طرف روشنی کے ۔

(سورۂ حدید آیہ ۹) اسمین ایک حدیث ملی ہے ۔

ا ۔ جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یقول من الکفر الی الایمان یعنی الی الولایۃ لعلیؑ علیہ السلام ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرماتا ہے تاکہ خارج کرے تمکو کفر سے ایمان کی طرف یعنی ولایت علی علیہ السلام کیطرف ۔
(بحار الانوار ج ۹ ص۸۷ ۔ از مناقب بن شہر آشوب)

(۹) یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم الآیۃ اوسدن کہ دیکھے تو ایمان والونکو اور ایمان والیونکو دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے ہاتھہ اونکے کے اور دلہنے طرف اونکے ۔
(سورۂ حدید آیہ نمبر ۱۲) اسمین ایک حدیث ملی ہے ۔

ا ۔ عن صالح بن سهل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم قال قال ائمة المؤمنین یسعی بین ایدیهم و بایمانهم حتی ینزلوا منازلهم ۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (نور) مؤمنون کے امام ہین کہ اونکے آگے آگے اور دلہنے طرف چلین گے یہان تک کہ پہونچادین اونکو اونکی منزلونین ج
(بحار الانوار ج ۷ ص۶۶ از تفسیر علی بن ابراہیم از کنز از تفسیر فرات بن ابراہیم ۔ غایۃ المرام ص۳۶۶)

(۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھہ پیغمبر اوسکے کے دیویگا تمکو دو حصہ رحمت اپنی سے اور کریگا واسطے تمہارے نور کہ چلوگے ساتھہ اوسکے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(سورۂ حدید آیہ ۲۸) اسمین تین حدیثین نقل کی ہین ۔

۱ ۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی قولہ تعالیٰ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِہٖ قال الحسن والحسین وَیَجْعَلْ لَکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ قال علی ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کفلین حسن اور حسین ہین اور نور علی ہے ۔

(بحار الانوار از کنز ج ۹ ص ۶۶)

۲ ۔ عن ابن عباس فی قول اللہ تعالیٰ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِہٖ قال الحسن والحسین وَیَجْعَلْ لَکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ قال امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ۔ ابن عباس کہتے ہین کہ کفلین حسن اور حسین ہین اور نور امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین ۔ (بحار الانوار ج ۷ ص ۶۶ از تفسیر فرات بن ابراہیم ۔ کافی کلینی)

۳ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اتَّقُوا اللہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِہٖ یعنی حسناً وحسیناً قال ماضر من اکرمہ اللہ ان یکون من شیعتنا ما اصابہ فی الدنیا ولم یقدر علی شئ ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد کفلین سے حسن اور حسین ہین فرمایا کہ نہین نقصان پہونچاتا اوس شخص کو کہ جسکو بزرگ کیا ہے خدا نے کہ ہمارے شیعون سے ہو جو کچھ اُسے دنیا مین پیش آتا ہے اور وہ کسی چیز پر قادر نہین ہوا ۔ (بحار الانوار ج ۷ ص ۶۶ از تفسیر

فرات بن ابراہیم واز تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۱) یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ۔ چاہتے ہین کہ بجھاوین نور خدا ساتھہ منھون اپنے کے اور اللہ پورا کرنے والا ہے نور اپنے کو اور اگرچہ ناخوش رکہین کافر۔

(سورۂ صف آیہ ۸) اسمین دو حدیثین ملی ہین ۔

۱۔ عن ابی الحسن الماضی علیہ السّلام قال سئلتہ عن قول اللہ عزّ وجلّ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ قال یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا ولایۃ امیر المؤمنین بِاَفْوَاھِہِمْ قلت وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ قال وَاللّٰہُ مُتِمُّ الامامۃ لقولہ عزّ وجلّ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا والنور ھو الامام قلت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ قال ھو الذی امر اللہ رسولہ بالولایۃ لوصیہ الولایۃ ھی دین الحق قلت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ قال لیظھرہ علی الادیان عند قیام القایم لقول اللہ عزّ وجلّ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ بولایۃ القایم ولو کرہ الکافرون بولایۃ علی قلت ھذا تنزیل قال نعم امّا ھذہ الحروف فتنزیل وامّا غیرہ فتاویل ۔ محمد بن فضیل کہتے ہین کہ مین نے امام موسی کاظم علیہ السّلام سے پوچھا کہ یریدون لیطفؤا نور اللہ کے کیا معنی ہین فرمایا کہ ارادہ کرتے ہین بجھاوین (ولایت امیر المؤمنین) کو اپنے منھون سے مین نے کہا کہ واللہ متم نورہ کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ اللہ امامت کو تمام کرنیوالا ہے

اپنے ارشاد کی مطابق (کہ ایسے لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور ایسے نور پر کہ ہم نے نازل کیا ہے) اور نور وہ امام ہے مین نے کہا۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق سے کیا مراد ہے فرمایا کہ وہ ایسا ہے جس نے حکم دیا اپنے رسول کو ولایت کا اوسکے وصی کے لیے اور ولایت وہ دین حق ہے مین نے کہا کہ لیظهره علی الدین کله کیا معنی ہین فرمایا کہ تاکہ ظاہر کرے تمام ادیان پر قیام قائمؑ کے زمانہ مین بقول خدا والله متم نوره یعنی اللہ تمام کرنیوالا ہے ولایت قایم کو اور اگرچہ کراہت کی کافرون نے ولایت علی سے مین نے عرض کی کہ یہہ تنزیل ہے فرمایا ہان لیکن یہہ حروف پس تنزیل ہے اور لیکن غیر اوسکا پس تاویل ہے۔

(بحار الانوار ج ۷ ص ۶۶ از کافی کلینی)

۲ – عن ابی الجارود عن ابی جعفر علیه السلام انه قال یُرِیدُونَ لِیُطْفِؤُا نُورَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ والله لو ترکتم هذا الامر الامامة ما ترکه الله – امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی گو تم نے اس امر امامت کو ترک کر دیا ہے مگر خدا نے اوسکو ترک نہین فرمایا۔ (بحار الانوار ج ۷ ص ۶۶ از کنز)

(۱۲) فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ – پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے اور اوس نور کے جو نازل کیا ہے ہم نے اور اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے۔

(سورہ تغابن آیہ ۸) اسمین تین حدیثین ملی ہین –

۱ – ابو خالد الکابلی عن الباقر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یا ابا خالد النور واللہ الائمۃ من آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ – امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ای ابو خالد قسم ہے خدا کی کہ نور ائمہ ہیں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے –
(بحار الانوار ج ۷ صفحہ ازمناقب شہر آشوب)

۲ – فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا – والنور امیر المومنین علیہ السلام – یعنی اس آیہ میں نور امیر المومنین علیہ السلام ہیں –
(تفسیر علی بن ابراہیم)

۳ – عن ابی خالد الکابلی قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن قولہ تعالیٰ فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا فقال یا ابا خالد النور واللہ الائمۃ من آل محمد صلوات اللہ علیہم الی یوم القیامۃ وھم واللہ نور اللہ الذی انزل وھم واللہ نور اللہ فی السموات والارض یا ابا خالد لنور الامام فی قلوب المؤمنین انور من الشمس المضیئۃ بالنھار وھم واللہ ینورون قلوب المؤمنین ویحجب اللہ نورھم عمن یشاء فتظلم قلوبھم واللہ یا ابا خالد لا یحبنا عبد ولا یتولانا حتی یطھر اللہ قلبہ ولا یطھر اللہ قلب عبد حتی یسلم لنا فاذا کان سلما لنا سلمہ اللہ من شدید الحساب وآمنہ من فزع یوم القیامۃ الاکبر – ابو خالد کابلی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا قول خدا فامنوا باللہ و

رسولہ والنور الذی انزلنا کو تو فرمایا کہ ای ابو خالد قسم ہے خدا کی نور ایمہ آل محمد ہین قیامت تک درود اللہ کی ہو اون پر اور قسم ہے خدا کی وہی وہ نور ہین کہ جنکو نازل کیا ہے اور قسم ہے اللہ کی وہی نور اللہ کے ہین آسمانون اور زمین مین ای ابو خالد ہر آئینہ نور امام کا دلونمین مومنون کے زیادہ تابندہ ہے دن کے چمکتے ہوئے آفتاب سے اور قسم ہے خدا کی اور وہ ایمہ روشن کرتے ہین دلونکو مومنین کے اور چھپا لیتا ہے اللہ اونکا نور جس سے چاہتا ہے پس تاریک ہو جاتے ہین دل اونکے قسم ہے اللہ کی ای ابو خالد نہین چاہتا اور نہین دوست رکھتا ہمکو کوئی بندہ یہانتک کہ طاہر کرتا ہے اللہ قلب اوسکا اور نہین طاہر کرتا اللہ قلب کسی بندہ کا جب تک تسلیم کرے ہمکو پس جب تسلیم کیا اوس نے ہمکو سلامت رکھیگا اللہ اوسکو سخت حساب سے اور امان دیگا اوسکو خوف یوم قیامت اکبر سے (بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴ از تفسیر علی بن ابراہیم و کافی کلینی — غایۃ المرام ص ۳۲۷)

(۱۳) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ — اوس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین ساتھہ اوسکے نور اونکا دوڑتا ہو آگے اونکے اور دہنے اونکے کہینگے ای پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے (سورۂ تحریم آیہ ۸)

اسمین ایک حدیث ملی ہے —

۱۔ عن صالح بن سھل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالےٰ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ قال ائمۃ المؤمنین نورھم یسعی بین ایدیھم حتی ینزلوا منازلھم۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نور ایمۃ ہین مؤمنین کے کہ آگے آگے چلین گے اونکے یہانتک اونکو اونکی منزلونمین اوتار دین۔

(بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴ ۔ تفسیر علی بن ابراہیم)

پس نور کی ان چودہ آیتون اور انکی تفسیرون سے مانند آفتاب نصف النہار روشن اور ظاہر ہے کہ یہی حضرات چہاردہ معصومین محمد و آل محمد علیہم السلام نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یہی حضرات وہ نور ہین جو مَثَلُ نُوْرِہٖ اور یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مین شرفاً اوسکی طرف مضاف ہے یہی حضرات مصداق نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہین یہی مراد یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ہین۔ یہی حضرات وہ نور ہین جنکا مدخل نور ہے مخرج نور ہے علم نور ہے کلام نور ہے مصیر نور ہے یہی وہ نور ہین جنکی محبت نور ہے ہدایت نور ہے امامت نور ہے نبوت نور ہے ولایت نور ہے یہی نور مجسم ہین یہی نور الانوار ہین عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ کان اذلا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منہ الانوار واجری فیہ من نورہ الذی نورت منہ الانوار وھو النور الذی خلق منہ محمدؐ و علیاؑ فلم یزالا نورین اولین اذ لاشئ کوّن قبلھما فلم یزالا یجریان طاھرین مطھرین فی الاصلاب الطاھرۃ

حتی افترقا فی اطہر طاہرین فی عبداللہؑ و ابیطالبؑ ۔

(عبقات الانوار ص۲۶۲ ج نور ۔ اصول کافی باب مولد النبیؐ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہ تحقیق اللہ تہا جب کہ اہل مکان نہ تھے پس خلق کیا اہل مکان اور مکان کو اور خلق کیا لیسے نور الانوار کو جس سے نورانی کیے گئے انوار ۔ اور جاری کیا خدا نے اوس نور الانوار مین اپنا ایسا نور جس سے نورانی کیے گئے انوار ۔ اور وہ ایسا نور ہے جس سے خلق کیا اوس نے محمدؐ اور علیؑ کو پس ہمیشہ سے تھے یہہ دو نور اوّل جب کہ کوئی شئے اِن نورون کے قبل خلق نہ کی گئی تہی اور ہمیشہ جاری تھے دونون طاہر اور مطہر اصلاب پاک مین یہان تک کہ جدا ہوئے پاکیزہ تر دو طاہرون عبداللہ اور ابیطالب مین ۔

کتبہ العبد الجانی السیّد مہدی الخراسانی الشہیر بزعفرانی عفی عنہ

تحریر فی ۲۵ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ ۔

هفت بند نعتیه از جناب مولوی سید جاوید حسین صاحب اعلی الله مقامه والد ماجد مولف

بند اول

السلام ای نور تو چتر سر عرش برین | صدر قدرت برتر از صد سدره روح الامین

السلام ای نور رست اول صنعت جان آفرین | بهترین سرمایه ایجاد رب العالمین

السلام ای نور شمع بزم رب العالمین | ذره خاک درت رشک مه چرخ برین

السلام ای هر دو عالم مر ترا زیر نگین | سرور هر دو سرا شاهنشه دنیا و دین

السلام ای عارف ذات تو رب العالمین | با خدا نام تو مقرون است چون نقش نگین

السلام ای مطلع روح تو قرآن مبین | منقبت خوان تو در بیت الحرم روح الامین

شش جهت مملو زیک آوازه اقبال تو | با علو شان تو هفت آسمان کم از زمین

تو نکو بودی آفرینش بوده اندر خرام | اندر آن کو بود آدم پا بگل در ما و طین

بهر زیبایش چو دست قدرت صناع خواست | خاتم ایجاد را ختم الرسل آمد نگین

توتیای چشم رضوان خاک نعلین تو شد | گرد راهت را کند کحل الجواهر حور عین

دل برداری زخوان لطف تو روح القدس | وی زخرمنهای سلطنت سلیمان خوشه چین

ذره تا خیبر می نگرد و گردهی حکم نوال | تا قیامت بو ز درت خود زر فشاند بر زمین

گردن گردون چنان خند بهر تسلیم تو خم | رفت کان ماهی باره و ثور شد زیر زمین

پاک برد انگشت تیغ شوکت تو از حرم | تلخی جان بتان را چون مگس از انگبین

چرخ و سدره عرش کرسی را براقت کرد طی | آفرین صد آفرین صد آفرین صد آفرین

مهر مصروف طواف درگه تو روز و شب | می نهد صبح و مسا بر آستانت مه جبین

پرتو نور رخ تو آتش سے دہد
تاب در لعل بدخشان آب در دُرّ ثمین

تیغ تو خون خواری کفار را عادت گرفت
تیر تو اندر حرم مشتاق صید مشرکین.

بر ولائی ذات پاک و آل تو روز الست
حق گرفت از ہر سعیدی عہد و میثاق یقین

تاجدار قاب قوسین میر میدان دنی
رازدار سر ما اوحی خزینه علم الیقین

سایهٔ یزدان بعالم ابر باران کرم
در جہان خلق مجسم رحمة للعالمین

مصطفی آن شہریار ملک تسلیم و رضا
میر سالار امم محبوب رب العالمین

بر تو نازل شد تو کامل کرد حق این چار رکن
حکمت و فصل خطاب و وحی و قرآن مبین

شور بختان بحار معصیت را دستگیر
عاصیان را ملجا و ماوا شفیع المذنبین

در حرم بت افگنی با دوش بر دوش تو کرد
آن ید الله شد بازوی امیر المومنین

چون نباشم من فدای نام تو از جان و دل
ای شہی نامیکه با نام خدا باشد قرین

گر بصحن روضه ات باشد نشان تربتم
زنده جاوید گردد نام جاوید حزین

در دو عالم آنکه در مانم رسول الله بود
در دو عالم دین و ایمانم رسول الله بس

بند دوم

ای دو عالم را زمین بوس درت باشد ہوس
پایهٔ قدر ترا بر عرش و کرسی دسترس

در بر صحن حریم روضهٔ رضوان تو
لامکان با ہمچنین وسعت نماید چون قفس

وادی ایمن ز تعینیت شرف باید شہا
باید سینای موسیٰ نقش پایت ہم نفس

گر لب معجز بیانت جان نوازی ہا کند
مرده صد ساله گردد در دمی عیسیٰ نفس

طاق کسریٰ جوی ساده تا ر فارس اہرمن
روز میلاد تو خورد خشک و سرد و محتبس

مہر زرین سان زرفشان بر چرخ گیتی کی بدی
گرد بر خاک درت گشتی مس خورشید مس

در تطاول بازمانده از نهیب عدل تو
سنگ مقناطیس از آهن کهربا از جذب خس

در جهات کون و امکان شد مثل باری بمثال
هیچ ذات کبریا پاک و منزه از دنس

احمد مرسل شفیع المذنبین کهف الوری
روز محشر عاصیان را خواجه فریادرس

یکه تاز عرصهٔ معراج شاه قل کفی
آنکه بر نه قلعهٔ چرخ برین رانده فرس

آن شهنشاهی که هارون درش آمد کلیم
بر سرش از شهپرش روح القدس رانده مگس

وز نفاذ امر و نهی تو بشهرستان دین
زیر فرمانت کند شاه قضا کار عسس

شحنهٔ حکم تو گیرد باج از غبرا و چرخ
نقد زر از مهر و سیم از ماه و از ماهی فلس

گوهرت چون جوهر فرد آمد و عالم عرض
کرد تصدیق این تصور ظنی بی پیش و پس

از من الکن چسان آید مدیح ذات تو
این همین مدحست که در مدح تو قرآن است بس

چون بناشد مهر و مه از نور رویت شبه نثار
زانکه ذات پاکت آمد سایهٔ پروردگار

بند سیوم

ای ز نامت اوج ها محراب و منبر یافته
وز قدم بوست شرف بیت الحرم دریافته

آنکه از داور عطای نهر کوثر یافته
شانی ذاتت خطاب شوم الله یافته

سعی خدامت صنم ها از حرم بیرون نموده
صد صفا از پای بوست رکن و مشعر یافته

موج دریای فنا در جوهر تیغت نهان
برق آتش زانگه کان عنبر و در یافته

طلعت آینه رخسار خود را حور عین
با صفای خاک درگاهت مکدر یافته

بر در دولت سرایت در رهی یابد گداها
جد همه عمر آنچه شاه هفت کشور یافته

حرف حرف از علم باری بر زبان داری همه
عقل کل اندر ضمیرش هر چه مضمر یافته

رفعتت را قاب قوسین شاهد عدل است و بس
کس چنین قرب خدا حقا که کمتر یافته

در نثار قبهٔ درگاه تو پیر فلک — دامنش پر از زر خورشید خاور یافته

خلعت پیغمبری ای در برت روز الست — دی بسر تاج شفاعت روز محشر یافته

قیصر و فغفور دلبری و شهی کی یافتند — آنچه اندر بی زریها از تو بوذر یافته

بهر در روم از تو غلامان باید ای فخر مسیح — آیدم خوان گریه چون رگهای نشتر یافته

در لب ما کون و امکان چشم عقل دوربین — فرش درگاه ترا از عرش برتر یافته

بند چهارم

ای ز کونین است برتر عز و شان مصطفی — کعبه هم سر می نهد بر آستان مصطفی

هست از عرش علا عالی مکان مصطفی — آسمان بوسد زمین آستان مصطفی

طوطی سدره نه بیند هرگز آسیب قفس — زانکه باشد هم صفیر مدح خوان مصطفی

خلق چون قرآن کجا آرد گر و صفش نمود — از زبان کردگار آید بیان مصطفی

خضر از آن وارد حیات سرمدی کو راست ورد — هر زبان وصف لب معجز بیان مصطفی

چرخ مصروف طواف درگهش سیاره وار — شد زمین همچون ثوابت محو شان مصطفی

مثل باری ممتنع مثل محمد شد محال — بعد واجب کس نیاید بسان مصطفی

فر افریدون بود دون پیش آن گردون حشم — چون سکندر صد هزاران بندگان مصطفی

کیست اسکندر که صدر آرای سدره هم نهد — غاشیه بر دوش خود چون خادمان مصطفی

لیلة الاسری فروغ پا لگاهش را نگر — خود قدیر قادر آمد قدردان مصطفی

صدر جائیش برتر است از فوق ما زاغ البصر — قاب قوسین است یک ادنی مکان مصطفی

بهر دستان مدحش خوش نشیمن داده اند — بلبل طبع مرا در بوستان مصطفی

باد جاوید از خدا و خلق عالم صد درود — هر زمان از رحمت حق بر روان مصطفی

بند پنجم

ای دل و جانم فدایت یا شفیع المذنبین — دین و ایمانم ولایت یا شفیع المذنبین

آنکه در قرآن بیان حق ز رطب و یابس است — ای همه وقف ثنایت یا شفیع المذنبین

بر امید جود تو گرد آمده مشتی عصات — بر در دولت سرایت یا شفیع المذنبین

خوانده ایزد در نزول آیهٔ من ذا الذی — شافع روز جزایت یا شفیع المذنبین

قلب مؤمن صدر جایت یا شفیع المذنبین — عرش اعظم جای پایت یا شفیع المذنبین

بهر تعظیم جلالت فاسجدوا گویان روند — قدسیان بر نقش پایت یا شفیع المذنبین

در مقام منع گنجور ازل را بد همین — گوهری از اصطفایت یا شفیع المذنبین

بیضهٔ مرغ آیکه چرخ چارمین سیمای مهر — با صفای نقش پایت یا شفیع المذنبین

آنکه والشمس است در قرآن بود تفسیر او — تکمهٔ جیب قبایت یا شفیع المذنبین

بر محیط آسمان سوری تابنده است — مهر مجد با اعتلایت یا شفیع المذنبین

از ازل شد پرده پوش عاصیان از نقش — وسعت ذیل عطایت یا شفیع المذنبین

حشر این جا دید عاصی روز بعث و نشر خلق — با و در تحت لوایت یا شفیع المذنبین

بند ششم

ای که از هر صدر و رفعت مرتفع شان شماست — عرش و کرسی هر دو تا یک فرش ایوان شماست

لوح محفوظ و قلم محکوم فرمان شماست — دفتر ایجاد تکوین صدر دیوان شماست

موسئی عمران کلیم الله دربان شماست — با چنین حشمت سلیمان میر سامان شماست

نخل طوبی سایهٔ یک سرو بستان شماست — جنت الفردوس پائین باغ ایوان شماست

پیر گردون از ازل پروردهٔ خوان شماست — کیستم من عالمی ممنون احسان شماست

روز هیجای شما عالم تہ و بالا نمود — گنبد گردون گردان گرد میدانِ شماست

حصر اوصاف شما از کون و امکان ممتنع — ممکن از واجب بود مدحی کہ شایانِ شماست

چون قمر باشد منور از شعاع آفتاب — مهر زان سان مستفیض از روی تابانِ شماست

در شکوه و شان و عز و جاه و اقبال و جلال — فائق آمد بر سلیمان آنکہ سلمانِ شماست

مال و زر جان و تن و فرزند و زن مادر پدر — آنچہ من دارم بعالم جملہ قربانِ شماست

آنکہ دارد دولت دارین داند بیگمان — جام جم کمتر ز کشکول گدایانِ شماست

بی سبب نبود بیان من گهر ریز این قدر — بر زبانم وصف لعل گوهر افشانِ شماست

آنکہ رضوانش لبی آراست اندر سالها — نزهت آبادِ ارم صحن گلستانِ شماست

اندر آن شور نشور و دار و گیر رستخیز — نبود م باکی کہ دست من بدامانِ شماست

کیست حسان ور کلیم اللہ هم دارم کلام — اندران جائیکہ ایزد خود ثناخوانِ شماست

صد فروغ نور کان موسیٰ بکوه طور دید — یک ضیا از شعلہ شمع شبستانِ شماست

بر عزیز مصر دعوای زلیخا باطل است — راست میگویم کہ یوسف از غلامانِ شماست

آنکہ معروف است کز تیر قضا ناید خطا — رمز تعلیم اشارت های مژگانِ شماست

گر قبول افتد زہے عز و شرف این نعت تو — بس همین امید جاوید ثناخوانِ شماست

بند هفتم

ای ز خورشید وجودت هر دو عالم را نظام — ذرہ خاک درت روشن تر از بدر تمام

ای زمین درگہ والای تو عالم را بکام — بارگاه دین پناهت ملجأ عکیف انام

تا کہ یثرب شد حریم روضہ خیر الانام — فرش او از عرش اعظم برتر اندر احتشام

هر ترا از دست بازوی ید اللہ اعتنا — دیگہ بر پشت پناهت دو جهان را اعتصام

جلوه هائے معجز ختم نبوت می دہد ۂ | زیب روش پاک ختم المرسلین حسن ختام
منبع شرع قویمت پاک انحاشاک زیب | دین اسلامت برد برجادهٔ دار السلام
شهریار ملک وملت مالک هر دو سرا | داور دین میر محشر شافع یوم القیام
مصطفیٰ آن مهبط روح الامین صلّو علیه | مقصد تنزیل فرقان مورد وحی وسلام
آنکه تسلیم است بروی فرض عین مومنان | کام جان گیرد زبان وتا زبان باشد بکام
دُرّ مکنون رسالت آبروی دو جهان | آنکه خاک درگهش سرتاج شاهانِ عظام
ماه برج اقتدا مهر سپهر اصطفا | حضرت خیر البشر خیر الورے خیر الانام
اصطفا وخلّت وقرب وشفاعت در ازل | یافت بر ختم الرسل شکل نبوت اختتام
مسجد اقصیٰ است شاهد بر علو پایه ات | در صفوف انبیا هم بودهٔ جائے امام
آنچه در دنیا وما فیها بود از کائنات | سال وماه وساعت ولیل ونهار وصبح وشام
برّ وبحر وکوه ودشت وجمله آفاق جهان | از جهات وفوق وتحت وارض وجبال وظلام
آب وآتش باد وخاک ورطب ویابس گرم وسرد | مهر وماه وانجم وافلاک وانوار وظلام

در مطاف روضهٔ پاک تو ورد زائرین
یذکرونَ جنّاتِ عدن اُزلفت للمتّقین

الحمد للہ والمنۃ کہ دوسرا حصہ تیار ہو کر ہدیہ ناظرین ہے - دوسرے ابواب فضائل بھی مرتب ہو چکے ہین اور رسالہ کی صورت مین زیر طبع ہین - فی الحال شدت وبائے طاعون کی وجہ سے ہر قسم کے کاروبار معطل و ملتوی ہو رہے ہین بعد حصول اطمینان انشاء اللہ المستعان وہ رسالے بھی بہت جلد خدمت مومنین مین پیش کیے جائینگے - .

سید اطہر رضا نیجر مطبع انوار الاسلام

روبروئی عدالت دیوانی بلدہ - ۲۲ - دی ۱۳۲۱ف